احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خصوصی اشاعت

پیر 16 فروری 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 16 فروری 2009ء 20 صفر 1430 ہجری 16 تبلیغ 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 37

موعود بیٹا

بنی اسرائیل کی کتاب طالمود میں لکھا ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (مسیح موعود) وفات پا جائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب 42 آیت 4 کو پیش کیا جاتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ ماندنہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کرلے۔

(طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لندن 1878ء)

مصلح موعود کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی اور اس کے مصداق کا دعویٰ

حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا:۔

’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین (......) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب (......) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ (......) خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء (۔) جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرا مقضیا‘‘

(اشتہار 20 فروری 1886ء روحانی خزائن جلد نمبر 5 ص 647)

12 مارچ 1944ء کو لاہور کے جلسہ عام میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے خدائے واحد و قہار کی قسم کھا کر نہایت پُرشوکت الفاظ میں اعلان فرمایا:۔

’’آج میں اس جلسہ میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں 13 ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ (دین) دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔‘‘

(الفضل 18 فروری 1958ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ کا ایک مفہوم

1947ء کے جلسہ سے فارغ ہوکر خاکسار سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد کے ماتحت بعض تربیتی امور کی سرانجام دہی کے لئے لالہ موسیٰ ٹھہرا۔ وہاں پر مکرمی ماسٹر نعمت اللہ خان صاحب گوہر بھی کسی رشتہ دار کو ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے میری آمد کے متعلق سن کر میری ملاقات کے لئے آ گئے اور فرمانے لگے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے الہام ''دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ'' المصلح الموعود کے لئے بطور علامت کے ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش ہفتہ یعنی شنبہ کے دن ہوئی اور آپ خلیفہ بھی ہفتہ کے دن ہوئے اور دوشنبہ یعنی سوموار سے آپ کا کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ پس آپ کس طرح مصلح موعود ہوئے۔

میں نے کہا کہ آپ نے تو اپنی تشریح سے ثابت کر دیا ہے کہ سیدنا حضرت محمود مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ جب حضور کی ولادت شنبہ کو ہوئی اور آپ مسند خلافت پر بھی شنبہ کے دن بیٹھے۔ تو یہ دو مبارک ''شنبہ'' ہوئے۔ ایک شنبہ ولادت کا اور دوسرا شنبہ خلافت کا اور یہ دونوں دن ہی باعث صد مبارک اور پر مسرت ہیں............

اس پر ماسٹر گوہر صاحب فرمانے لگے کہ لیکن عربی میں جہاں اس پیشگوئی کا ذکر ہے وہاں پر یہ الفاظ ہیں

یوم الاثنین فواھاً لك یا یوم الاثنین اور یوم الاثنین سوموار کے دن کو کہتے ہیں نہ کہ ہفتہ کے دن کو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش کا دن سوموار ہے نہ کہ ہفتہ۔ میں نے عرض کیا ''یوم الاثنین'' کے لفظ کے اندر دونوں طرح کے مفہوم پائے جاتے ہیں اس کے عام معروف معنے تو سوموار کے دن کے ہیں۔ لیکن اثنین اور یوم کی اضافت کی رو سے اس سے مراد دو امور سے تعلق رکھنے والے دن کے ہیں اور وہ دو امور المصلح الموعود کا تولد اور خلافت ہیں۔ جن کا تعلق شنبہ یعنی ہفتہ سے ہے اور اگر دوسرے تائیدی قرائن مثلاً مصلح موعود کے اسماء مبارکہ میں سے محمود۔ فضل۔ فضل عمر۔ بشیر ثانی۔ کلمۃ اللہ۔ عالم کباب وغیرہ کو سامنے رکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات وصفات اور افعال پر نظر ڈالی جائے تو آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

اور دوشنبہ کے ساتھ مبارک کا لفظ اس لئے بھی بڑھایا گیا ہے کہ ہفتہ کا دن زحل ستارے سے نسبت رکھتا ہے جو آسمان ہفتم کا ستارہ ہے اور ماہرین علم نجوم اسے دوسرے ستاروں کی نسبت سے جلالی اور قہری تجلیات والا ستارہ قرار دیتے ہیں اور قہری حوادث سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اسے منحوس قرار دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب ''تحفہ گولڑویہ'' کے صفحات 180 تا 183 میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے ضمن میں ستاروں کی اس تاثیر کا ذکر فرمایا ہے۔ اور خود المصلح الموعود کا ایک صفاتی نام ''عالم کباب'' بھی ہے۔ جس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

''عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد......... دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدولہ کہلائے گا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ 563)

پس یہ جلالی شان زحل ستارے کی نسبت سے ظاہر کرتی ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش اور خلافت ہفتہ کے روز ہی مقدر تھی اور چونکہ منجمین کے نزدیک یہ ستارہ نحس سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مبارک کا لفظ الہام میں رکھا تا کہ یہ ظاہر ہو کہ المصلح الموعود کا وجود جلالی نشان اور قہری نشانات رکھنے کے باوجود بہت ہی بابرکت اور موجب رحمت ہے۔

میرا یہ بیان سن کر مکرمی ماسٹر گوہر صاحب کہنے لگے کہ اچھا اب معلوم ہوا کہ دوشنبہ سے کیا مراد ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تاویل میں نے آپ کی توضیح کے مطابق کی ہے ورنہ ہوسکتا ہے کہ سیدنا المصلح الموعود کی زندگی کے آئندہ واقعات میں کوئی عظیم الشان نشان سوموار کے دن ظہور میں آ جائے۔ چنانچہ الہام ''یوم الاثنین......'' (تذکرہ صفحہ 437) معلوم ہوتا ہے کے مشابہ کوئی عظیم الشان نشان سوموار کو ظہور میں آئے گا اور تذکرہ صفحہ 114 پر اس طرح مرقوم ہے:۔

بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور ان پر لکھا ہوا تھا۔ فتح کا نقارہ بجے پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا ''دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری''۔ جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اس عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں ''حجۃ اللہ القادر'' اور ''سلطان احمد مختار'' لکھا تھا اور یہ سوموار کا روز اور انیسویں ذوالحجہ 1300ھ تھا۔''

اس عبارت سے جو الہامی اور کشفی ہے بہت سے امور ظاہر ہوتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ سوموار کے دن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کسی فتح عظیم سے تعلق ہے جو بہت ہی مبارک ہوگی ہوسکتا ہے کہ قادیان کی واپسی کا دن جو فاتحانہ شان سے تعلق رکھتا ہے۔ سیدنا المصلح الموعود کے بابرکت وجود کے ساتھ سوموار کا دن ہی ہو اور فتح کا نقارہ سوموار کو ہی بجے۔

(حیات قدسی جلد 5 صفحہ 63 تا 65)

بے شمار دیتے ہیں

کبھی حضور میں اپنے جو بار دیتے ہیں
ہوا و حرص کی دنیا کو مار دیتے ہیں

وہ عاشقوں کے لئے بیقرار ہیں خود بھی
وہ بے قرار دلوں کو قرار دیتے ہیں

کسی کا قرض نہیں رکھتے اپنے سر پہ وہ
جو ایک دے انہیں اس کو ہزار دیتے ہیں

عطا و بخشش و انعام کی کوئی حد ہے
جسے بھی دیتے ہیں وہ بیشمار دیتے ہیں

جو ان کے واسطے ادنیٰ سا کام کرتا ہے
وہ دین و دنیا کو اس کی سدھار دیتے ہیں

جو دن میں آہ بھرے ان کی یاد میں اک بار
وہ رات پہلو میں اس کے گزار دیتے ہیں

بگاڑ لے کوئی ان کے لئے جو دنیا سے
وہ سات پشت کو اس کی سنوار دیتے ہیں

وہ جیتنے پہ ہوں مائل تو عاشقِ صادق
خوشی سے جان کی بازی بھی ہار دیتے ہیں

وہی فلک پہ چمکتے ہیں بن کے شمس و قمر
جو در پہ یار کے عمریں گزار دیتے ہیں

وہ ایک آہ سے بیتاب ہو کے آتے ہیں
ہم اک نگاہ پہ سو جان ہار دیتے ہیں

جو تیرے عشق میں دل کو لگے ہیں زخم اے جاں
اِدھر تو دیکھ وہ کیسی بہار دیتے ہیں

کلام محمود

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/10 روپے

میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں

پیشگوئی کی غرض و غایت اور علامات میرے وجود میں پوری ہوگئیں

حضرت مصلح موعود کا 12 مارچ 1944ء کو لاہور میں جلسہ عام سے خطاب

حضرت اقدس مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر مصلح موعود کی خبر دی تھی اس پیشگوئی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 12 مارچ 1944ء کو لاہور میں جو خطاب فرمایا اس کے بعض اقتباسات ہدیۂ قارئین ہیں۔ (مدیر)

حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا! میرے ہاتھ پر (دین) کی تائید میں کوئی ایسا نشان دکھا جسے دیکھنے کے بعد ہر شخص یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو کہ ایسا نشان انسانی تدبیر اور کوشش سے ظاہر نہیں ہوسکتا۔ مزید برآں یہ نشان ایسا ہو جو...... قرآن کریم کی حقانیت کو روشن کرے اور خدا کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ آپ ہوشیار پور جائیں اور وہاں اِس مقصد کے لئے دعا کریں۔ اِس پر آپ صرف تین آدمیوں کے ساتھ ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ اِن میں سے ایک کھانا پکاتا تھا، ایک سَودا لاتا تھا اور ایک دروازے پر بیٹھا رہتا تھا تاکہ کوئی شخص آپ سے ملنے کے لئے اندر نہ جائے۔ وہاں ایک مکان میں جو اُن دنوں شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کا طویلہ کہلاتا تھا آپ فروکش ہوئے......اس کے بالا خانہ پر بیٹھ کر آپ چالیس دن مسلسل اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتے رہے کہ اے خدا! ...... مجھے کوئی ایسا نشان دے جو لوگوں کے لئے ناقابل انکار ہو اور جس کو دیکھ کر وہی لوگ انکار کرسکیں جو ضد کی وجہ سے ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔

چنانچہ اُس وقت آپ پر وہ الہامات نازل ہوئے جو 20/فروری 1886ء کے اشتہار میں درج ہیں۔ جس وقت آپ نے یہ اعلان کیا اُس وقت آپ کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا نہ تھا، جبکہ جماعت احمدیہ کا وجود بھی ابھی تک قائم نہیں ہوا تھا۔ یہ اشتہار 1886ء کا ہے اور آپ نے لوگوں سے بیعت اِس اشتہار کے تین سال بعد 1889ء میں لی ہے۔ گویا بیعت سے تین سال پہلے 1886ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ خبر دی کہ تمہارے ہاں ایک بیٹا ہوگا اور وہ یہ یہ صفات اور کمالات اپنے اندر رکھتا ہوگا جیسا کہ میں ابھی اُن کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کروں گا۔ بہر حال آپ نے یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت شائع فرما دی اور دنیا میں اعلان فرما دیا کہ میرے ہاں ایک ایسا لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور (......) کے عروج کا باعث ہوگا۔ جب آپ نے یہ پیشگوئی شائع فرمائی لوگوں نے شور مچا دیا کہ بیٹا ہونا کونسی بڑی بات ہے ہمیشہ لوگوں کے ہاں بیٹے پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ حالانکہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب آپ کو یہ الہام ہوا اُس وقت آپ کی عمر 52 سال کی تھی اور اُس وقت آپ نے یہ بھی شائع فرما دیا تھا کہ میری اور بھی بہت سی اولاد ہوگی جن میں سے کچھ زندہ رہیں گے اور کچھ بچپن میں فوت ہو جائیں گے اور یہ بھی پیشگوئی کی تھی کہ چار لڑکوں کا میرے ہاں پیدا ہونا ضروری ہے۔

غرض آپ نے یہ پیشگوئی اُس وقت کی جب آپ کی عمر 52 سال کی تھی اور 52 سال کی عمر میں خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جن کی آئندہ اولاد ہونی بند ہو جاتی ہے لیکن اگر اولاد ہو بھی تو کون کہہ سکتا ہے کہ میرے ہاں بیٹے پیدا ہوں گے۔ یا اگر بیٹے ہوں تو کون کہہ سکتا ہے کہ وہ زندہ رہیں گے اور اگر بعض بیٹے زندہ بھی رہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ وہ چار ضرور ہوں گے۔ غرض کوئی شخص اپنی طرف سے ایسی بات نہیں کہہ سکتا جب تک خدا اُسے خبر نہ دے۔ بہر حال لوگوں نے اعتراض کیا کہ بیٹا ہونا کونسی بڑی بات ہے لوگوں کے ہاں ہمیشہ بیٹے پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں اور کبھی کسی نے اِس کو نشان قرار نہیں دیا۔ حضرت مسیح موعود نے جواب دیا کہ اوّل تو میری عمر اِس وقت بڑھاپے کی ہے۔ جوانی میں بھی انسان کی زندگی کا اعتبار نہیں ہوتا مگر بڑھاپے میں تو ایک دن کے لئے بھی انسان وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ زندہ رہے گا کجا یہ کہ وہ اِس قدر لمبا عرصہ رہے کہ اُس کے ہاں چار بیٹے پیدا ہو جائیں۔

پھر اصل سوال یہ نہیں کہ اِس عمر میں بچے پیدا ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ بعض دفعہ سَو سال کی عمر میں بھی انسان کے ہاں بچہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن کیا اِس شان کا بیٹا بھی اتفاقی طور پر پیدا ہوسکتا ہے جس شان کا بیٹا پیدا ہونے کی مَیں خبر دے رہا ہوں۔ کیا یہ میرے اختیار کی بات ہے کہ میں بیٹا پیدا کروں اور وہ بیٹا بھی ایسا جو دنیا کے کناروں تک شہرت پائے اور خدا تعالیٰ کا کلام اُس پر نازل ہو۔ اگر ایسی پیشگوئی کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی طرف سے بنالی تو ماننا پڑے گا کہ مرزا صاحب نَعُوْذُ بِاللّٰہِ خدا ہیں کیونکہ باتیں آپ نے وہ کہیں جو خدا تعالیٰ کے سِوا اور کوئی نہیں کہہ سکتا اور اگر وہ خدا نہیں اور اگر مرزا صاحب کو خدا قرار دینا یقیناً شرک ہے، وہ اُس کے بندوں میں سے ایک بندے تھے تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ باتیں جو انہوں نے کہیں ناممکن ہے کہ کوئی انسان اپنی طرف سے کہے اور پھر وہ پوری ہوسکیں۔

تین کو چار کرنے والا

چنانچہ انہی پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ وہ لڑکا تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اِس کے معنی اُس وقت حضرت مسیح موعود کی سمجھ میں نہیں آئے مگر اِن الفاظ میں جو بات بیان کی گئی تھی وہ 1889ء میں آکر پوری ہوگئی۔ پیشگوئی میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اُس لڑکے کا نام محمود ہوگا اور چونکہ اُس کا ایک نام بشیر ثانی بھی رکھا گیا تھا اِس لئے میرا پورا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا اور خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ وہ جو پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا یہ اَمر کئی رنگوں میں میرے ذریعہ سے پورا ہوگیا۔ چنانچہ انہی میں سے ایک بات یہ ہے کہ یہ پیشگوئی 1886ء میں شائع کی گئی تھی۔ پس 1886ء ایک، 1887ء دو، اور 1888ء تین اور 1889ء چار ہوئے اور 1889ء ہی وہ سال ہے جس میں میری پیدائش ہوئی۔ پس تین کو چار کرنے والے کا مطلب یہ تھا کہ آج سے چوتھے سال وہ لڑکا تولد ہوگا۔ چنانچہ اِس پیشگوئی کے عین چوتھے سال 12/جنوری 1889ء کو میری پیدائش ہوئی اور حضرت مسیح موعود نے اعلان شائع کیا کہ وہ جو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی وہ پیدا ہو گیا ہے۔ مگر ابھی اِس بارے میں انکشافِ تام نہیں ہوا کہ یہی وہ لڑکا ہے جس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا یا وہ کسی اور وقت پیدا ہوگا اور آپ نے تفاؤل کے طور پر میرا نام بشیر اور محمود رکھ دیا۔

پھر تین کو چار کرنے والی پیشگوئی ایک اور رنگ میں بھی میرے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی بیوی سے مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا افضل احمد صاحب دو بیٹے ہوئے تیسرا بیٹا ہماری والدہ سے بشیر احمد اوّل پیدا ہوا اور چوتھا مَیں پیدا ہوا۔ گویا پیشگوئی میں بتایا یہ گیا تھا کہ وہ چوتھا بیٹا ہوگا اور اپنی پیدائش کے ساتھ تین بیٹوں کو چار کردے گا۔

زمین کے کناروں تک شہرت

اَب یہ جو پیشگوئی ہے اِس کے دو بہت بڑے اور اہم حصے ہیں۔ پہلا حصہ اِس پیشگوئی کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی گئی تھی کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اَب خالی بیٹا ہونے سے آپ کا نام دنیا کے کناروں تک نہیں پہنچ سکتا تھا جب تک ایسے کام آپ سے ظاہر نہ ہوتے جن سے ساری دنیا میں آپ مشہور ہو جاتے۔ بعض بڑے بڑے مصنف ہوتے ہیں اور وہ ساری عمر تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے ہیں۔ اِس وجہ سے اُن کا نام مشہور ہو جاتا ہے۔ بعض بُرے کام کرتے ہیں اور اِس وجہ سے مشہور ہو جاتے ہیں۔ بعض بڑے بڑے چوروں اور ڈاکوؤں کے نام سے بھی لوگ آشنا ہوتے ہیں لیکن بہر حال اُن کی اچھی یا بُری شہرت ساری دنیا تک نہیں ہوتی کسی ایک علاقہ یا ایک حصہ ملک میں اُن کی شہرت ہوتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود نے یہ خبر دی تھی کہ وہ آپ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔

پس یہ پیشگوئی اِسی صورت میں عظیم الشان پیشگوئی کہلا سکتی تھی جب آپ کی شہرت غیر معمولی حالات میں ہوتی، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا۔ جب میں پیدا ہوا تو اِس کے دو اڑھائی ماہ کے بعد آپ نے لوگوں سے بیعت لی اور اِس طرح سلسلہ احمدیہ کی بنیاد دنیا میں قائم ہوگئی۔

مخالفتوں کی انتہاء

23/مارچ 1889ء کو ہمارے سلسلہ کی بنیاد پڑی ہے اور اُس وقت حضرت مسیح موعود کی جو حالت تھی وہ اِس سے ظاہر ہے کہ تمام مسلمان آپ کے دشمن تھے۔ اپنے کیا اور بیگانے کیا، رشتہ دار کیا اور غیر رشتہ دار کیا، سب آپ کی مخالفت کرنے لگ گئے یہاں تک کہ گورنمنٹ کی نظروں میں بھی آپ کا دعویٰ کھٹکنے لگا کیونکہ آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں مہدی ہوں اور مہدی کے متعلق مسلمانوں میں مشہور تھا کہ وہ کُفّار کا خون بہائے گا۔ پس گورنمنٹ کو شبہ پڑا کہ ایسا نہ ہو اِس کے ذریعہ دنیا میں کوئی فساد پیدا ہو۔ چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے اُس وقت قادیان میں ہمیشہ ایک کانسٹیبل رہتا تھا اور جو شخص بھی آپ سے ملنے کے لئے آتا اُس کا نام نوٹ کر کے وہ گورنمنٹ کو اطلاع دے دیتا اور اگر کبھی کوئی سرکاری افسر احمدی ہو جاتا تو بالا افسر اُسے اشاروں ہی اشاروں میں سمجھاتے کہ گورنمنٹ کی نظر میں یہ فرقہ اچھا نہیں سمجھا جاتا تمہیں اِس میں شامل ہونے سے اجتناب اختیار کرنا چاہئے۔ یہ مخالفت آخر بڑھتے بڑھتے اتنی شدید ہوئی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو بچپن سے آپ کے دوست تھے اور ہمیشہ آپ سے تعلقات رکھتے تھے جنہوں نے براہین احمدیہ پر ایک زبردست ریویو بھی لکھا تھا وہ بھی آپ

کے مخالف ہو گئے اور انہوں نے اپنے رسالہ اشاعة السنة میں یہ الفاظ لکھے کہ مَیں نے اِس شخص کو بڑھایا تھا اور اَب مَیں ہی اِس کو گراؤں گا......

......تو دنیا جس قدر مخالفت کر سکتی تھی اُس نے کی مگر باوجود اِس کے ایک کے بعد ایک، ایک کے بعد ایک اور ایک کے بعد ایک اِس سلسلہ میں داخل ہونا شروع ہوا۔ ہندوستان کے ہر گوشہ سے لوگ آئے اور اِس جماعت میں شامل ہوئے۔ پھر صرف ہندوستان میں ہی نہیں افغانستان میں بھی یہ سلسلہ پھیلا......

خلافت حقّہ کا قیام

......جب حضرت مسیح موعود فوت ہوئے اور لوگ یہ سمجھنے لگے کہ اَب مرزا صاحب تو فوت ہو گئے ہیں اِس سلسلہ کا اَب خاتمہ سمجھو۔ تب اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لوگوں کے دلوں میں ڈالا کہ وہ حضرت مسیح موعود کا ایک خلیفہ مقرر کریں۔ چنانچہ سب جماعت نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور وہ خلیفہ اوّل مقرر ہوئے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ جماعت کا شیرازہ بکھرا نہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گیا ہے تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ سب ترقی حضرت مولوی نورالدین صاحب کی وجہ سے اِس سلسلہ کو حاصل ہو رہی تھی۔ وہ پیچھے بیٹھ کر کتابیں لکھتے اور مرزا صاحب اپنے نام سے شائع کر دیتے تھے۔ بس اِس کی زندگی تک اِس سلسلہ نے ترقی کرنی ہے، مولوی نورالدین صاحب کے مرتے ہی یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ مگر خدا کی قدرت ہے اپنے تمام زمانہ خلافت میں حضرت خلیفہ اوّل نے ایک کتاب بھی نہ لکھی اور اِس طرح وہ اعتراض باطل ہو گیا جو مخالف کرتے رہتے تھے کہ کتابیں مولوی نورالدین صاحب لکھتے ہیں اور نام مرزا صاحب کا ہوتا ہے بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل کا طرزِ تحریر ہی بالکل اور رنگ کا تھا۔ مگر بہر حال لوگوں نے یہ سمجھا کہ حضرت مولوی صاحب تک ہی اِس سلسلہ کی زندگی ہے اِس کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا مگر وہ خدائے واحد وقہار جس نے بانی سلسلہ احمدیہ کو خبر دی تھی کہ تیرا ایک بیٹا ہو گا جو تیرا نام دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا اور دین......کی شوکت قائم کرنے کا موجب ہو گا اُس نے مخالفوں کی اِس امید کو بھی خاک میں ملا دیا۔ آخر وہ وقت آ گیا جب حضرت خلیفہ اوّل کی وفات ہوئی۔ اُس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ جماعت کے ایک برسرِ اقتدار حصہ نے جس کے قبضہ میں صدر انجمن احمدیہ تھی، جس کے قبضہ میں خزانہ تھا اور جس کے زیرِ اثر جماعت کے تمام بڑے بڑے لوگ تھے کہنا شروع کر دیا کہ خلافت کی ضرورت نہیں۔ خواجہ کمال الدین صاحب جیسے سحر البیان لیکچرار، مولوی محمد علی صاحب جیسے مشہور مصنف، شیخ رحمت اللہ صاحب جیسے مشہور تاجر، مولوی غلام حسین صاحب جیسے مشہور عالم جن کے سرحدی علاقہ میں اکثر شاگرد ہیں، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب جیسے بارسوخ اور صاحب جائداد ڈاکٹر یہ سب ایک طرف ہو گئے اور اِن لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ایک بچہ کو بعض لوگ خلیفہ بنا کر جماعت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

وہ بچہ جس کی طرف ان کا اشارہ تھا مَیں تھا۔ اُس وقت میری عمر بیس سال کی تھی اور اللہ بہتر جانتا ہے مجھے قطعاً علم نہیں تھا کہ میرے متعلق یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ میں جماعت کا خلیفہ بنوں۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے نہ میں ان باتوں میں شامل تھا اور نہ مجھے کسی بات کا علم تھا......

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر اندرونی فتنے اور مخالفت

......جوں جوں حضرت خلیفہ اوّل کی وفات نزدیک آتی گئی اِن لوگوں نے جماعت میں کثرت کے ساتھ پراپیگنڈا شروع کر دیا کہ آئندہ خلافت کا سلسلہ جاری نہیں ہونا چاہئے۔ جس دن حضرت خلیفہ اوّل فوت ہوئے دنیا نے کہا اَب یہ سلسلہ ختم ہو گیا کیونکہ جس شخص پر اِس سلسلہ کا تمام انحصار تھا وہ اُٹھ گیا۔ اُس دن جب مخالفوں کی زبان پر یہ تھا کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ میں نے جماعت کو تفرقہ سے بچانے کے لئے مولوی محمد علی صاحب سے گفتگو کی اور میں نے اُن سے کہا کہ آپ کسی شخص کو خلیفہ مقرر کریں میں اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مَیں نے اُن سے یہ بھی کہا کہ جب میں بیعت کر لوں گا تو وہ لوگ جو میرے ساتھی ہیں وہ بھی میرے ساتھ ہی خود بخود بیعت کر لیں گے اور اِس طرح تفرقہ پیدا نہیں ہو گا۔ مگر باوجود میری تمام کوششوں کے آخری جواب مولوی محمد علی صاحب نے یہ دیا کہ آپ جانتے ہیں جماعت والے کس کو خلیفہ مقرر کریں گے اور یہ کہہ کر وہاں سے چلے آئے۔ حالانکہ میری نیک نیتی اِس سے ظاہر ہے کہ جس دن عصر کی نماز کے وقت لوگوں نے میری بیعت کی اُسی دن صبح کے وقت میں نے اپنے تمام رشتہ داروں کو جمع کیا اور اُن سے کہا کہ ہمیں ضد نہیں کرنی چاہئے اگر وہ خلافت کو تسلیم کر لیں تو کسی ایسے آدمی پر اتفاق کر لیا جائے جو دونوں فریق کے نزدیک بے تعلق ہو اور اگر وہ یہ بھی قبول نہ کریں تو پھر اِن لوگوں میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جائے اور میرے اصرار پر حضرت مسیح موعود کے تمام اہلِ خانہ نے اِس امر کو تسلیم کر لیا۔ پھر میری یہ حالت تھی کہ حضرت خلیفہ اوّل کی وفات سے چند دن پہلے میں اُس مقام پر گیا جہاں حضرت مسیح موعود دعا کیا کرتے تھے اور میں نے وضو کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ میری عمر اُس وقت اتنی چھوٹی نہ تھی مگر بڑی بھی نہ تھی۔ 25 سال میری عمر تھی، میری والدہ موجود تھیں، میری بیوی موجود تھیں اور میرے بچے بھی تھے مگر مَیں نے اُس وقت نیت کر لی کہ چونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میری وجہ سے جماعت میں تفرقہ پیدا ہو رہا ہے اِس لئے میں خاموشی سے کہیں باہر نکل جاؤں گا تا کہ میں تفرقہ کا باعث نہ بنوں۔ چنانچہ میں نے دعا کی کہ خدایا! مَیں اِس جماعت میں فتنہ پیدا کرنے والا نہ بنوں تُو میرے دل کو تقویت عطا فرما تا کہ مَیں پنجاب یا ہندوستان کے کسی علاقہ میں اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر نکل جاؤں اور میری وجہ سے کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ اِس کے بعد میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ کہیں نکل کر چلا جاؤں گا مگر خدا کی قدرت ہے دوسرے تیسرے دن ہی اچانک حضرت خلیفہ اوّل کی وفات ہو گئی اور میں اِس جھگڑے میں پھنس گیا۔ تب جماعت کے غریب طبقہ نے میرے ہاتھ پر بیعت کر لی اور وہ جو بڑے بڑے لوگ کہلاتے تھے جماعت سے الگ ہو گئے۔ اِن میں سے ایک ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تھے۔ انہوں نے وہاں سے روانہ ہوتے وقت ہماری عمارتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو جاتے ہیں کیونکہ جماعت نے ہم سے اچھا سلوک نہیں کیا لیکن تم دیکھ لو گے کہ دس سال کے عرصہ میں اِن جگہوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا اور احمدیوں کے ہاتھ سے یہ تمام جائدادیں نکل جائیں گی۔ اُس وقت میرے ہاتھ پر دو ہزار کے قریب آدمیوں نے بیعت کی، باہر کی اکثر جماعتیں ابھی بیعت میں داخل نہیں ہوئی تھیں۔ یہاں تک کہ ''پیغام صلح'' میں لکھا گیا کہ پچانوے فیصدی جماعت ہمارے ساتھ ہے اور صرف پانچ فیصدی جماعت مرزا محمود احمد کے ساتھ ہے۔ مگر ابھی دو مہینے نہیں گزرے تھے بلکہ ابھی صرف ایک مہینہ ہی ہوا تھا کہ ساری کی ساری جماعت میری بیعت میں شامل ہو گئی اور پیغام صلح نے یہ لکھنا شروع کر دیا کہ 95 فیصدی جماعت مرزا محمود احمد کے ساتھ ہے اور صرف پانچ فیصدی ہمارے ساتھ۔ پھر میری مخالفت بھی تھوڑی نہیں ہوئی میرے قتل کی کئی بار کوششیں کی گئیں......

خلافت ثانیہ کا ابتدائی دور

جب میں خلیفہ ہوا اُس وقت ہمارے خزانہ میں صرف چودہ آنے کے پیسے تھے اور 18 ہزار کا قرض تھا یہاں تک کہ میں نے اپنے زمانۂ خلافت میں جو پہلا اشتہار لکھا اور جس کا عنوان تھا۔ **''کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے''** اُس کو چھپوانے کے لئے بھی میرے پاس کوئی روپیہ نہ تھا۔ اُس وقت ہمارے نانا جان کے پاس کچھ چندہ تھا جو اُنہوں نے (بیت الذکر) کے لئے لوگوں سے جمع کیا تھا اُنہوں نے اُس چندہ میں سے دوسَو روپیہ اِس اشتہار کے چھپوانے کے لئے دیا اور کہا کہ جب خزانہ میں روپیہ آنا شروع ہو جائے گا تو یہ دوسَو روپیہ ادا ہو جائے گا۔ غرض وہ روپیہ اُن سے قرض لے کر یہ اشتہار شائع کیا گیا۔ مگر اُس وقت جب جماعت کے سرکردہ لوگ میرے مخالف تھے، جب جماعت کے لیڈر میرے مخالف تھے، جب خزانہ خالی تھا، جب صرف چودہ آنے کے پیسے اس میں موجود تھے، جب اٹھارہ ہزار کا انجمن پر قرض تھا، جب انجمن کی اکثریت میری مخالف تھی، جب انجمن کا سیکرٹری میرا مخالف تھا، جب مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر میرا مخالف تھا میرے یہ الفاظ ہیں جو میں نے خدا کے منشاء کے ماتحت اُس اشتہار میں شائع کئے کہ:

خدا چاہتا ہے کہ جماعت کا اتحاد میرے ہی ہاتھ پر ہو اور خدا کے اِس ارادہ کو اَب کوئی نہیں روک سکتا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان کے لئے صرف دو ہی راہ کھلے ہیں یا تو وہ میری بیعت کر کے جماعت میں تفرقہ کرنے سے باز رہیں یا اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ کر اُس پاک باغ کو جسے پاک لوگوں نے خون کے آنسوؤں سے سینچا تھا اُکھاڑ کر پھینک دیں۔ جو کچھ ہو چکا ہو چکا مگر اب اِس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کا اتحاد ایک ہی طریق سے ہو سکتا ہے کہ جسے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اُس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے ورنہ ہر ایک شخص جو اُس کے خلاف چلے گا تفرقہ کا باعث ہو گا۔

پھر میں نے لکھا۔

اگر سب دنیا مجھے مان لے تو میری خلافت بڑی نہیں ہو سکتی اور سب کے سب خدانخواستہ مجھے ترک کر دیں تو بھی خلافت میں فرق نہیں آ سکتا۔ جیسے نبی اکیلا ہی نبی ہوتا ہے اِسی طرح خلیفہ اکیلا بھی خلیفہ ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا کے فیصلہ کو قبول کرے۔ خدا تعالیٰ نے جو بوجھ مجھ پر رکھا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اگر اُس کی مدد میرے شاملِ حال نہ ہو تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے اُس پاک ذات پر یقین ہے کہ وہ ضرور میری مدد کرے گی۔

غرض طرح طرح کی مخالفتیں ہوئیں سیاسی بھی اور مذہبی بھی، اندرونی بھی اور بیرونی بھی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں جماعت کو اَور زیادہ ترقی کی طرف لے جاؤں۔ چنانچہ یہ جماعت بڑھنی شروع ہوئی یہاں تک کہ آج دنیا کے کونے کونے میں یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پھیل چکی ہے۔ اِسی شہر لاہور میں پہلے جماعت احمدیہ کے صرف چند افراد ہوا کرتے تھے مگر آج ہزاروں کی تعداد میں یہاں جماعت موجود ہے اِسی طرح دنیا کے ہر گوشہ میں حضرت مسیح موعود کا نام اور (دین حق) کا پیغام میرے ذریعہ سے پہنچ چکا ہے اور وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود نے اپنے بیٹے کے متعلق فرمائی تھی وہ میرے وجود میں بڑی شان سے پوری ہو چکی ہے۔ اِس پیشگوئی میں اُنسٹھ باتیں بتائی گئی ہیں۔ مگر ان تمام باتوں کے متعلق اس وقت تفصیل سے روشنی نہیں ڈالی جا سکتی......

...... 1888ء میں حضرت مسیح موعود نے 1886ء کے اشتہار کی مزید تشریح کرتے ہوئے ایک اشتہار شائع فرمایا تھا جو سبز رنگ کے کاغذوں پر شائع ہوا ہماری جماعت میں اس اشتہار کا نام ہی ''سبز اشتہار'' مشہور ہے......

پیشگوئی مصلح موعود پوری ہو چکی

بعض لوگ کہتے ہیں مصلح موعود حضرت مسیح موعود

(باقی صفحہ 16 پر)

حضرت مصلح موعودکی دواہم نصائح۔ اردو کو اپناؤ اور قرآن کا ترجمہ سیکھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 29 جولائی 1949ء کو کوئٹہ میں خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے اپنی کارگزاری کی جو رپورٹ پڑھ کر سنائی ہے اس پر مجھے اس لحاظ سے خوشی حاصل ہوئی کہ یہاں کے خدام میں ایک حد تک بیداری پائی جاتی ہے اور وہ اپنے نام کی قدر کرتے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں جو انہوں نے اختیار کرلیا ہے............سب سے پہلی بات جو ایڈریس کے ساتھ تو تعلق نہیں رکھتی لیکن نہایت اہم ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مختلف قوموں اور زبانوں کے اختلاط سے ایک زبان پیدا ہوئی جس کو اردو کہتے ہیں۔ اس زبان کی طرف ہندوستان میں بہت کم توجہ رہ گئی ہے بلکہ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کو بالکل مٹا دیا جائے۔ پنجاب کا شہری طبقہ اس کا بہت شائق چلا آتا ہے اور اس میں علامہ اقبال اور حفیظ جالندھری جیسے بڑے بڑے شاعر پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اردو زبان کی بہت خدمت کی ہے اور ان کی وجہ سے ہندوستان اور اس کے باہر اردو زبان بہت مقبول ہوگئی ہے۔ مگر پنجاب کے عوام اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص ابھی اس سے بہت دور ہیں اور انہیں اس میں کلام کرنا دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس میں بات کریں تو طریق گفتگو غیر زبان دانوں کا سا معلوم ہوتا ہے۔ یوں تو مادری زبان میں گفتگو کرتے وقت ہمیشہ ہی مشکلات پیش آتی ہیں اور لازمی طور پر لہجہ میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ تاہم اگر آپس میں اردو زبان میں ہی گفتگو کی جائے تو اس میں مہارت حاصل کر لینا کوئی مشکل امر نہیں............

پس میں آپ کو ایک نصیحت تو یہ کروں گا کہ **اردو زبان کو نئی زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنا دو۔ آپ لوگوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں ہی گفتگو کیا کریں۔** جب ہم اردو میں ہی گفتگو کریں گے تو لازمی بات ہے کہ بعض الفاظ کے متعلق ہمیں یہ پتہ نہیں لگے گا کہ ان کو اردو زبان میں کس طرح ادا کرتے ہیں۔ اس پر ہم دوسروں سے پوچھیں گے اور اس طرح ہمارے علم میں ترقی ہوگی۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن انسان کو بڑی عمر میں بھی ان کی سمجھ نہیں آتی۔ لیکن جب وہ ایک زبان میں گفتگو کرنا شروع کردے تو ان پر عبور حاصل کر لیتا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ پنجابی زبان چھوڑ دیں اور اردو کو جو اب بے وطن ہوگئی ہے۔ اپنائیں۔ یہ بھی ایک بڑا مہاجر ہے۔ جس طرح مہاجروں کو زمینیں مل رہی ہیں، چاہئے کہ اسے بھی اپنے ملک میں جگہ دی جائے اور اسے اتنا رائج کر دیا جائے کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جن کے خیال میں پنجابی زبان کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنا لینا چاہئے اور اسے رواج دینا چاہئے۔ ملک کے کناروں پر اور پہاڑوں پر کہیں کہیں پنجابی زبان باقی رہ جائے تو حرج نہیں۔ اگر کسی کو پنجابی زبان سننے اور بولنے کا شوق ہوگا تو وہ وہاں جا کر سن لے گا یا بول لے گا۔

پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔

قرآن سیکھیں اور عمل کریں

دوسری چیز جس کے متعلق میں آپ لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ علم کے بغیر کبھی صحیح عمل پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عمل کے بغیر بھی انسان حقیقی زندگی حاصل نہیں کرسکتا۔ عالم بے عمل کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اگر علم نہ ہو اور پھر انسان کوئی عمل کرے تو وہ غلط قسم کا ہوگا اور اس کی مثال اس ریچھ کی سی ہوگی جس سے کسی آدمی کی دوستی ہوگئی اور وہ اسے مکھیاں اڑانے کے لئے اپنی ماں کے پاس بٹھا گیا۔ وہ مکھیوں کو اس کی ماں کے منہ سے اڑاتا لیکن وہ پھر آ بیٹھتیں۔ اس نے خیال کیا کہ جو مکھی اڑتی نہیں اسے مار ڈالنا چاہئے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور مکھی پر دے مارا۔ وہ مکھی تو شاید مری یا نہ مری لیکن ماں مر گئی۔ اسی طرح بے علم آدمی ایسی غلطیاں کر جاتا ہے کہ ان کی اصلاح اور ازالہ مشکل ہوتا ہے۔ میں نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں خصوصیت کے ساتھ کوئی ایسا آدمی نہیں ہونا چاہئے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو............

مجھے حضرت مسیح موعود کا یہی ارشاد تھا کہ تم ترجمہ قرآن کریم، بخاری اور کچھ طب پڑھ لو لیکن میں تمہارے لئے اس کا بھی خلاصہ بیان کر دیتا ہوں۔ تم قرآن کا ترجمہ پڑھ لو، بخاری اور دوسری کتابیں تمہیں خودبخود آ جائیں گی۔ اگر کوئی شخص قرآن کا ترجمہ نہیں پڑھتا تو میں تو یہ سمجھ ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے آپ کو (۔) کیسے قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم ایک خط ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو لکھا ہے۔ لیکن وہ کیسا (۔) ہے جو اسے پڑھتا نہیں بلکہ جیب میں ڈالے پھرتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے کہ اسے ماں، باپ، بہن، بھائی، بیوی بچوں یا دوسرے عزیزوں کا خط آئے اور وہ اسے جیب میں ڈال دے، پڑھے نہیں۔ اگر تمہیں کسی عزیز کا خط ملتے ہی یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے کہ میں اسے پڑھوں تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہمیں محبت بھی ہو اور پھر وہ خط لکھے اور ہم پڑھیں نہیں۔ اگر وہ واقعہ میں قرآن کریم خدا تعالیٰ کا خط ہے جو اس نے اپنے بندوں کو لکھا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خط اس کے پاس ہو اور وہ چپ کر کے بیٹھا رہے، اس کا ترجمہ نہ سیکھے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے یہ مثال سنی ہے کہ جتنا کوئی ان پڑھ ہوتا ہے وہ خط پڑھوانے کی زیادہ کوشش کرتا ہے۔ کسی بڑھیا کے پاس اس کے بیٹے کا خط آتا ہے تو وہ ملاں کے پاس جاتی ہے اور اسے کہتی ہے میاں! میرے بیٹے کا خط پڑھ دو۔ وہ خط پڑھ دیتا ہے تو اسے تسلی نہیں ہوتی۔ پھر وہ کسی اور کو دیکھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ وہ پڑھا ہوا ہے تو اس کے پاس جاتی ہے اور کہتی ہے۔ مجھے میرے بیٹے کا خط سنا دو۔ اسی طرح جب تک وہ سات آٹھ آدمیوں سے اپنے بیٹے کا خط نہیں سن لیتی اسے تسلی نہیں ہوتی۔ پس تم میں سے جتنے بھی ان پڑھ ہیں انہیں دوسروں سے زیادہ ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر کسی چیز کو سیکھنے کی کوشش کی جائے تو وہ ضرور آ جاتی ہے۔

ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بادشاہ کے وزیر تھے۔ انہیں علم سیکھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے شہر کے لوگوں سے کہا۔ مجھے چالیس لڑکے دے دو اور انہیں بارہ سال تک میرے پاس رہنے دو۔ اس کے بعد جو چاہیں کریں۔ لوگوں کو ان پر اعتبار تھا۔ انہوں نے اپنے لڑکے دے دئے۔ اس بزرگ نے ایک مکان لے لیا اور خود بھی اس میں آ گئے اور کچھ استاد رکھ لئے۔ ان کا طریق یہ تھا کہ صبح کے وقت اٹھتے اور قرآن کریم بچوں کے سامنے رکھ دیتے اور کہتے تلاوت کرو۔ اس کے بعد تہجد پڑھواتے۔ پھر صبح کی نماز کا وقت ہو جاتا۔ ان سے اذان دلواتے۔ اذان اور نماز کے بعد ایک حدیث یاد کراتے۔ اس کے بعد انہیں باہر لے جاتے اور ورزش کرواتے۔ جب دھوپ سر پر آ جاتی تو انہیں دریا کے کنارے لے جاتے اور انہیں تیر اندازی سکھاتے اور جب ورزش اور تیر اندازی کر کے واپس آ جاتے تو انہیں دو تین چھوٹے چھوٹے اسباق اس رنگ میں دیتے کہ ایک چھوٹا سا مسئلہ نحو کا بتا دیا۔ ایک چھوٹا مسئلہ صرف کا بتا دیا اور کسی بڑے شاعر کا ایک شعر بتا دیا اور اس کی لغت یاد کرا دی۔ پھر ظہر کا وقت آ جاتا۔ نماز پڑھواتے اور نماز کے بعد لڑکوں کو کوئی عربی کی ایک ضرب المثل یاد کرا دیتے۔ کوئی ایک فقہ کا مسئلہ بتا دیتے یا منطق کا کوئی مسئلہ بتا دیتے۔ پھر عصر کی نماز کا وقت آ جاتا۔ عصر کی نماز پڑھواتے اور اس کے بعد انہیں باہر لے جاتے اور وہاں فنون جنگ کی مہارت کرواتے۔ اسی طرح وہ سارا دن انہیں مختلف کام سکھانے میں لگے رہتے۔ بارہ سال کے اندر اندر انہوں نے ان لڑکوں کو قرآن و حدیث کا پورا ماہر بنا دیا۔ قرآن کریم کا حافظ بنا دیا۔ پورا منطقی اور پورا فقیہہ بنا دیا اور اس کے ساتھ انہیں پورا سپاہی بھی بنا دیا۔

غرض ایک ایک چیز کا روزانہ یاد کر لینا کوئی مشکل بات نہیں۔ تو روزانہ چند آیات یاد کر لو تو بڑی آسانی کے ساتھ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے قرآن کا ترجمہ پڑھ سکتے ہو۔ بعض آیات تو بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ اگر انہیں دوسری چھوٹی آیات کے ساتھ ملا کر بڑی آیات کے برابر سمجھ لیا جائے اور اڑھائی تین سطروں کا بھی روزانہ اندازہ رکھا جائے تو بڑی آسانی کے ساتھ تم تین سال کے اندر اندر پورے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہو۔ یہ سکیم بچوں میں بھی شروع کرنی چاہئے اور اگر لجنہ اماء اللہ بھی اس سکیم کو اپنا لے تو پھر مائیں اپنے بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا سکتی ہیں۔ تم بے شک خادم ہو لیکن اگر تمہیں خدمت کے طریق کا ہی پتہ نہ لگے تو تم کرو گے کیا۔ بے شک پانی پلا دینا اور (۔) کی صفائی کر دینا بھی اچھے کام ہیں مگر قرآن کریم میں اور بھی ہزاروں احکام ہیں اور جب تم انہیں جانتے ہی نہیں تو تم ان پر عمل کیسے کر سکتے ہو۔ خادم کے لئے ضروری ہے کہ اسے آقا کی مرضی معلوم ہو۔ پس ایک نصیحت تو میں یہ کروں گا کہ تم اردو میں گفتگو کی عادت ڈالو اور اتنی عادت ڈالو کہ تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔ الفاظ کی، محاورات کی اصلاح بعد میں ہو جائے گی۔ **دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ بے شک مخلوق کی خدمت کرو لیکن اگر تمہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا تو تم یہ کام پوری طرح نہیں کر سکتے۔** اگر تمہیں قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے تو باقی سب چیزیں تمہارے لئے آسان ہو جائیں گی۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جب شام میں گئے تو وہاں کے ایک وزیر نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کسی دینی مدرسے میں دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا میں نے تو صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا ہے۔ جب قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے تو باقی سب مضامین آسان ہو جاتے ہیں۔

اس کے مضامین کو سمجھنے کے لئے دوسری کتابوں کے حوالوں کی ضرورت پڑتی ہے اور اس طرح ساری چیزیں آ جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے بعد دوسرے علوم کا شوق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ ہمارا سارا علم تو ہے ہی قرآن۔ رسول کریم ﷺ صرف قرآن کریم ہی پڑھے ہوئے تھے۔ لاہور میں میرے پاس ایک دفعہ دو دیو بندی مولوی آئے۔ ان میں سے ایک نے غصہ والی شکل بنا کر مجھ سے پوچھا۔ آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں تو کچھ بھی پڑھا ہوا نہیں۔ صرف قرآن کریم جانتا ہوں۔ اس نے دوبارہ پوچھا۔ آپ بتائیں تو سہی آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کے نزدیک جو پڑھائی ہے وہ میں نے نہیں کی۔ میں صرف قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہوں۔ اس نے کہا۔ پس آپ صرف قرآن کریم کا ترجمہ ہی جانتے ہیں۔ پس میں نے کہا۔ ترجمہ سے باہر اگر کوئی چیز رہ جاتی ہو تو وہ میں نہیں جانتا۔ وہ غصہ میں تھا اور اس نے میرا جواب نہ سمجھا۔ دوسرے مولوی نے اسے چٹکی بھرتے ہوئے کہا۔ وہ کہہ تو رہے ہیں میں قرآن پڑھا ہوا ہوں اور تم یہ ثابت کر کے کہ قرآن کریم سے باہر کوئی چیز ہے اپنی کم علمی اور بیوقوفی کا ثبوت دے رہے ہو۔

بہر حال یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم کے اندر سارے علوم آ جاتے ہیں۔ میں پرائمری فیل ہوں لیکن میں تمام مذاہب کو چیلنج کر کے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا اعتراض ہو جس کا قرآن کریم کے ساتھ ٹکراؤ ہوتا ہو میں اس کا جواب دوں گا اور خالی جواب ہی نہیں دوں گا بلکہ اعتراض کرنے والے کو چپ کرا کے چھوڑوں گا۔ قرآن کریم کے اندر سارے گر موجود ہیں اور اصل عقل گروں سے ہی آتی ہے۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ لو تو تمہارے اندر وہ مادہ پیدا ہو جائے گا جس سے تم ہر قسم کے دشمن کا مقابلہ کر سکو گے اور تمہاری عقل اتنی تیز ہو جائے گی کہ دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہوگا جس سے تم مرعوب ہو۔ پس قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا ہر (۔) کے لئے ضروری ہے جس کی میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔

اس کے بعد میں آپ لوگوں کی خواہش کے مطابق دعا کروں گا۔ باقی خدام کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں تا کہ وہ قرآن کریم سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔ خواہ کوئی ہندو ہے یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو، سب کو (۔) میں لانا ہمارا فرض ہے۔ اگر وہ قرآن کریم کو ماننے لگ جائیں، مخلوق کی خدمت میں لگ جائیں تو یہی دنیا جو جہنم نظر آتی ہے اور لڑائیوں کی جگہ بنی ہوئی ہے، امن کا گہوارہ بن جائے۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 536-543)

☆☆☆

از: افاضات حضرت مصلح موعود

قرآن فہمی کے گیارہ اصول

ایک غیر از جماعت مولوی صاحب نے اصول تفسیر قرآن کریم و طرق قرآن فہمی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بذریعہ خط سوال پیش کیا تھا۔ اس کے جواب میں حضور نے حسب ذیل جواب لکھوائے۔

''مجھے آپ کی اس خواہش کو معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ قرآن فہمی کے اصول معلوم ہوں۔ ایسے اصول جن کے بعد کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہ رہے اور سب اختلاف مٹ جائے اگر مقرر کئے جا سکتے۔ تو صحابہ میں آیات قرآن کریم کے معانی میں اختلاف نہ ہوتا۔ نہ ائمہ اسلام ایک دوسرے سے اختلاف کرتے۔ لیکن اگر آپ کی مراد ایسے اصول سے ہے۔ جن کے استعمال سے ایک مخلص اور نیک نیت انسان قرآن کریم کے اصولی مسائل سے واقف ہو جائے اور فروع کے متعلق بھی اس کا قدم ایسے مقام پر قائم ہو جائے گی کہ جن پر پہنچنے کے بعد اس کے سامنے کوئی ایسا اختلاف باقی نہ رہے جو ایمان میں نقص پیدا کر دے یا خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں روک ہو۔ تو ایسے اصول بے شک موجود ہیں اور قرآن کریم سے ثابت ہوتے ہیں۔

اصل اول و دوئم

جو قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اس لئے قرآن کریم کے معنے کرتے وقت یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے۔ کہ لغت اور محاورہ عرب سے مطابق ہوں۔ اگر جو معنے ہم کرتے ہیں۔ وہ لغت کے خلاف ہیں۔ یا محاورہ عرب کے خلاف ہیں۔ تو ایسے معنے درست نہیں ہو سکتے۔ پس دو اصل تو یہ معلوم ہو گئے کہ اول قرآن کریم کے جو معنے ہم کریں وہ لغت کے خلاف نہ ہوں۔ دوئم محاورہ عرب کے خلاف نہ ہوں۔

تیسرا اصل

قرآن کریم سے قرآن کی تفسیر کے لئے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کوئی لغو کام نہیں کرتا۔ وما خلقنا السموات .... قرآن کریم کا کوئی لفظ اور قرآن کریم کے الفاظ کی کوئی ترکیب معنوں سے خالی نہیں۔ جو شخص قرآن کریم کے کسی لفظ کو زائد کہتا ہے یا کسی ترکیب کو غلط قرار دیتا ہے وہ یقیناً حق سے دور ہے اور قرآن کریم کے معنی کی سمجھ اسے نہیں ہو سکتی۔

چوتھا اصل

قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں اختلاف نہیں۔ نادان نادانی سے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں صرف ''اختلاف کثیر'' نہیں ہونا چاہئے یہ غلط خیال ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں قلیل اختلاف بھی جائز نہیں۔ اختلاف کثیر کے لفاظ سے وہ دھوکہ کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ بھی فرمایا ہے۔ وما انا بظلام للعبید مگر نہ خدا تعالیٰ صرف بڑا ظالم نہیں۔ بلکہ چھوٹا ظالم بھی نہیں۔

پانچواں اصل

قرآن کریم سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک قادر ہستی ہے۔ مشین نہیں۔ جیسا کہ فلسفیوں نے خیال کیا ہے۔ اس کے افعال کی حقیقت کو سمجھتے وقت اس کی تمام صفات مدنظر رکھنا ضروری ہے قرآن کریم کے معنے کرتے وقت اگر اس کے تمام صفات پر مجموعی نظر نہیں ڈالی جائے گی اور ان کی باہمی مناسبت کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا۔ تو قرآن کریم کے معنے سمجھنے میں غلطی لگے گی۔

چھٹا اصل

قرآن کریم نے یہ بتایا کہ اس کے بعض حصے محکمات ہیں اور بعض متشابہات۔ متشابہات کو محکمات کے نیچے لانا چاہئے۔ محکم اور متشابہ کے معنے میں لوگوں کو تردد ہوا ہے۔ میرے نزدیک محکم سے مراد ایسی آیات ہیں جن کے معنے کو دوسری آیات سے تقویت پہنچتی ہے اور ان کے بدلنے سے (دین) کے اصول میں تغیر پڑتا ہے پس ان کے معنے ایک ہی ہو سکتے ہیں۔ ایک کہنے سے یہ مراد نہیں کہ دوسرے معنے نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یہ مراد ہے۔ کہ جتنے معنے ہوں گے وہ ایک ہی رنگ کے ہوں گے۔

اور متشابہ سے مراد وہ آیات ہیں۔ جس کے دو معنے ہو سکتے ہیں اور ایک معنے دوسرے معنے کے خلاف ہوتے ہوں دونوں معنوں کو ایک ہی وقت میں تسلیم نہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسے وقت میں یہ حکم ہے کہ ان آیات کو جن کے دو معنے ایسے ہوتے ہوں۔ جو ایک ہی وقت میں قبول نہ کئے جا سکتے ہوں۔ انہیں ان آیات کے ساتھ ملایا جائے۔ جن میں اس قسم کا مضمون بیان ہے۔ لیکن ان کے ایک ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ دو متضاد معنے نہیں ہو سکتے۔

ساتواں اصل

قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک خاص نظام کے ماتحت نازل ہوا ہے۔ پس اس کے معنے کرتے وقت سیاق و سباق اور پہلی پچھلی آیات پر نظر رکھنی ضروری ہے۔

آٹھواں اصل

جو معنے قرآن کریم خود بیان کر دے وہ سب پر مقدم ہوں گے۔ بعض جگہ خود قرآن کریم نے معنے کر دئے ہیں۔

نواں اصل

قرآن کریم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک کام یعلمھم الکتاب ہے۔ پس جو معنے آنحضرت ﷺ خود فرماویں۔ وہ دوسرے معنوں پر مقدم ہوں گے۔

دسواں اصل

قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اول متبعین کی اتباع دوسرے مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے۔ پس دوسرے لوگوں کے اقوال کی نسبت ان لوگوں کے کلام کو زیادہ عزت دی جائے گی۔

گیارھویں اصل

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ تمام عالم کا ایک ایک ذرہ مخلوق ہے اور قرآن کریم کو اپنا کلام بیان فرماتا ہے۔ اس کے کلام اور اس کے کسی فعل میں اختلاف نہیں ہونا چاہئے۔ پس جو معنے خدا تعالیٰ کے فعل کے خلاف ہوں وہ درست نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہی معنے درست ہوں گے۔ جو فضل الٰہی کے مطابق ہوں۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ سمجھدار آدمی کے لئے اسی قدر کافی ہے۔''

(الفضل 25 نومبر 1920ء)

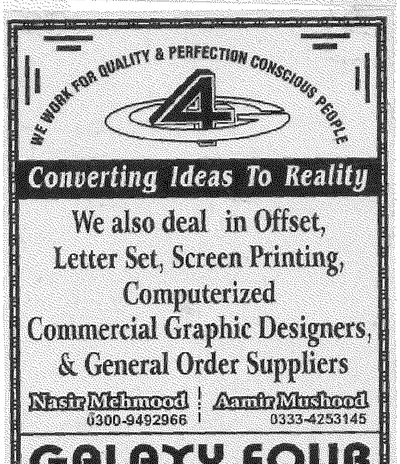

تاریخ، فلسفہ اور نفسیات کے لطیف امتزاج سے متعلق

حضرت مصلح موعود کے انقلابی نظریات

سر میں ہے جوشِ جنوں دل میں بھرا ہے نورِ علم || میں نہ دیوانوں میں شامل ہوں نہ ہشیاروں میں ہوں
ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا || میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت

4 جون 1922ء کا واقعہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بعد نماز عصر بیت مبارک قادیان سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

''شیخ محمد عبدہ کی تفسیر لغت اور تاریخ میں قابل قدر ہے''۔

پھر فرمایا:۔

''مصر والے تاریخ میں بہت ترقی یافتہ ہیں۔ خصوصاً خضری اعلیٰ درجہ کا مؤرخ ہے جو ہمارا نقطہ نگاہ تاریخ میں انبیاء کے متعلق ہے۔ وہی اس کا خیال ہے۔ ایک تاریخی مسئلہ میں میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنی تحقیقات کی رو سے منفرد ہوں مگر معلوم ہوا کہ اس کا خیال بھی وہاں پہنچا تھا''۔

(الفضل 10 جولائی 1922ء ص 15)

ازاں بعد 6 جون 1922ء کی مجلس عرفان میں فرمایا:

''ابن جنی کی کتاب خصائص بڑی لطیف کتاب ہے اور آداب اللغۃ العربیہ بھی بہت ہی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے عربی زبان اور دین کی بڑی خدمت کی ہے اور خضری تاریخ میں بہت اعلیٰ درجہ کا انسان ہے ...... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا اور خضری کا دماغ دونوں ایک ہیں۔ البتہ اس میں ایک نقص ہے کہ وہ لمبی محنت نہیں کرسکتا''۔

(الفضل قادیان 17 جولائی 1922ء ص 5)

علم تاریخ اور علم فلسفہ

اگرچہ تاریخ اور فلسفہ سائنس کے الگ الگ اور مستقل علوم ہیں مگر سیدنا محمود المصلح الموعود قرآن مجید سے عشق و شیفتگی اور باریک مطالعہ کے نتیجہ میں ابتداء ہی سے اس حقیقت پر چٹان کی طرح قائم ہوئے کہ ان دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور انہی کی بنیادوں پر تاریخ کا حقیقی قصر تعمیر ہوسکتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''فلسفہ کے معنے ہوتے ہیں کسی چیز کی حکمت بیان کرنا۔ اللہ تعالیٰ علم فلسفہ کی طرف توجہ دلاتا ہے اور فرماتا ہے ...... اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ کچھ علم سکھایا ہے جو پہلے تو نہیں جانتا تھا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ہر چیز کی حکمت ہوا کرتی ہے وہ حکمت سیکھنے کی کوشش کرو۔ اسی حکمت کو فلسفہ کہتے ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہے۔ مثلاً تاریخ تو یہ ہے کہ اورنگ زیب کوئی بادشاہ تھا۔ اکبر کوئی بادشاہ تھا اور یہ بحث کہ اکبر ترک تھا یا مغل وہ ہندوستان میں کیوں آیا۔ اس کے ملک میں کیا حالات پیدا ہوئے تھے جن کی وجہ سے وہ اپنا ملک چھوڑ کر ہندوستان آیا اور کون سے حالات پیدا ہوئے کہ جن کی وجہ سے اس نے تھوڑی سی فوج سے جو صرف چند ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھی۔ چالیس کروڑ کے ملک کو فتح کرلیا (گو اس وقت تو چالیس کروڑ نہیں تھے صرف دو کروڑ کی آبادی تھی) یہ چیز ہے جو فلسفہ کہلاتی ہے۔ اسی طرح یہ مواد کہ ان کے ملک میں اچھی غذا نہیں ہوتی تھی۔ اچھی زمینیں نہیں تھیں اور ادھر ہندوستان میں لڑائیاں تھیں فساد تھے جھگڑے تھے جن کی وجہ سے اس کی فوج تھوڑی دیر میں ہی غالب آگئی۔ یہ فلسفہ ہے، غرض فلسفۂ تاریخ اور چیز ہے اور تاریخ اور چیز ہے۔ دیباچۂ ابن خلدون جو ہماری ایک مشہور کتاب ہے اس میں فلسفۂ تاریخ پر ہی بحث ہے۔ ایک انگریز پروفیسر ایک دفعہ مجھے قادیان میں ملنے آیا تو میں نے اس سے کہا کہ فلسفۂ تاریخ پر اگر کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ کتاب تم کو معلوم ہے تو مجھے بتاؤ۔ وہ کہنے لگا کہ دیباچۂ ابن خلدون سے بڑھ کر یورپ اور امریکہ میں کوئی کتاب نہیں۔ جو کچھ فلسفہ اس نے بیان کیا ہے اس سے بڑھ کر ہم بیان نہیں کرسکتے۔ وہ سب سے اعلیٰ کتاب ہے۔ مگر ابن خلدون نے فلسفۂ تاریخ کو کیوں بیان کیا اسی لئے کہ قرآن کریم میں اس نے پڑھا تھا کہ ہر چیز کا فلسفہ معلوم کرو۔ جب تم معلوم کرو گے تو تمہیں اصل راز کا پتہ لگ جائے گا۔ اس نے سوچا کہ اسلامی حکومتیں کیوں تباہ ہوئیں۔ دوسرے ملک کیوں تباہ ہوئے اور اس نے فلسفۂ سیاست پر غور کیا تو یہ دیباچہ لکھا۔ مگر اسے اس علم کا قرآن کریم سے ہی پتہ لگا۔ کیونکہ قرآن کریم نے ہی اس علم کی طرف توجہ دلائی ہے۔

(سیر روحانی جلد سوم ص 56,55 ناشر الشرکۃ طبع اول)

علم نفسیات اور علم تاریخ

اللہ جلشانہ کے القاء خاص سے حضرت مصلح موعود پر یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ علم تاریخ کو یقینی علم بنانے کے لئے علم نفسیات (Psychology) سے وابستگی نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ حضور انور نے 6 دسمبر 1955ء کو تعلیم الاسلام کالج کی افتتاحی تقریب میں اساتذہ طلباء اور سامعین کو خطاب کرتے ہوئے پہلے تو مغربی مؤرخین کے دلآزار رویہ پر اظہار افسوس کیا کہ:۔

ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ یورپین مصنفین اپنے متعلق اور قوانین وضع کرتے ہیں اور ہمارے متعلق اور قوانین بناتے ہیں۔ یہ طریق غلط ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ سماعی باتوں میں فرق ضرور ہوتا ہے اور سننے والے کچھ کا کچھ سمجھ لیتے ہیں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا:۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ایک طریق ایسا بھی ہے کہ جس کے ذریعہ غلطی سے بچا جاسکتا ہے اور وہ طریق یہ ہے کہ روایت میں غلطی راوی کی وجہ سے پڑتی ہے لیکن ایک شخص کے متعلق جب ہم کئی واقعات سنتے ہیں۔ تو اس کے متعلق ہم معلوم کرلیتے ہیں کہ اس کا کیریکٹر یہ ہے اور جب کسی کے کیریکٹر کا علم ہوجائے۔ تو علم النفس کے ذریعہ ہم معلوم کرسکتے ہیں کہ کون سا واقعہ سچا ہے اور کون سا غلط ہے۔ اگر کوئی واقعہ اس کے کیریکٹر کے مطابق ہے۔ تو ہم کہیں گے یہ واقعہ سچا ہے اور اگر کوئی واقعہ اس کے کیریکٹر کے خلاف ہے تو ہم کہیں گے یہ واقعہ غلط ہے۔

مثلاً اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص دیانتدار ہے تو اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ کسی کا روپیہ لے کر بھاگ گیا ہے تو ہم کہیں گے یہ بات غلط ہے۔ یہ محض دشمنی کی وجہ سے کہا گیا ہے ورنہ یہ بات اس کے کیریکٹر کے خلاف ہے۔ گویا جب ہم سائیکالوجی کے نیچے اسے لائیں گے تو یہ ایک علم بن جائے گا۔ چنانچہ اسلامی تاریخ پر میرا ایک لیکچر چھپا ہوا موجود ہے۔ جس کا نام ''اسلام میں اختلافات کا آغاز'' ہے۔ میں نے اس لیکچر میں اس بات پر بحث کی ہے۔ کہ اسلام میں اختلافات کا آغاز کس طرح ہوا۔ اس لیکچر کے صدر پروفیسر سید عبدالقادر صاحب تھے۔ میں نے ان کی صدارت میں مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج لاہور میں تقریر کی اور اپنے نقطہ نگاہ سے اسلامی تاریخ کے اس حصہ کو اس طرح بیان کیا کہ جس طرح مکھن سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کو میں نے ان تمام الزامات سے بری ثابت کیا۔ جو ان پر لگائے جاتے تھے۔ میرا وہ لیکچر اب بھی پروفیسروں کے زیر نظر رہتا ہے اور بعض کالجوں میں تو یہ سفارش کی جاتی ہے کہ طلباء میرے اس لیکچر کا ضرور مطالعہ کریں۔ میں نے اس لیکچر میں یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بات کہ اسلام میں فتنوں کا موجب حضرت عثمانؓ اور بڑے بڑے صحابہ تھے۔ بالکل جھوٹ ہے اس لیکچر کے سلسلہ میں میں نے زیادہ تر طبری کو مدنظر رکھا ہے۔

طبری نے یہ اصول رکھا ہے کہ وہ ایک ایک واقعہ کی پانچ پانچ سات سات روایات دے دیتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے وہ کون سے واقعات ہیں جن کی ایک زنجیر بن سکتی ہے۔ ان واقعات کو میں نے لے لیا اور باقی کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ایک طرح کی زندگی میں اختلاف نہیں ہوسکتا۔ اگر ایک سال ایک کام معاویہؓ کررہے ہوں۔ اگلے سال وہ کام عمرو بن عاصؓ کررہے ہوں۔ اگلے سالوں میں وہی کام پھر معاویہ سے منسوب ہو تو درست بات یہی ہوگی کہ وہ کام دوسرے سال بھی معاویہؓ ہی کررہے تھے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کا نام غلطی سے آگیا ہے۔ اس اصول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ صحابہؓ سے بعض غلطیاں ہوئیں یا حضرت علیؓ کے متعلق بعض واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ سب غلط ہیں گویا یہاں علم النفس میرے کام آیا اگر ایک شخص کے متعلق ایک سال بعض واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ دوسرے سال بھی بعض واقعات بیان کئے جاتے ہیں تیسرے سال بھی بعض واقعات بیان کئے جاتے ہیں تو ہمیں وہی واقعات درست ماننے پڑیں گے جو ایک کڑی اور زنجیر بنا دیں۔ رحم دل اور سنگدل یا پارسا یا عیاش آدمی جمع نہیں ہوسکتے۔ مثلاً ایک آدمی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ رحم دل ہے اور اکثر واقعات اس کی رحمدلی پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر اس کے متعلق بعض ایسی روایات آجائیں کہ وہ ظالم تھا تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ اسے ظالم بتانے والی روایات غلط ہیں کیونکہ رحمدلی اور ظلم جمع نہیں ہوسکتے۔

پس سائیکالوجی سے چیک کرلیا جائے تو تاریخ بھی علم بن جاتی ہے۔ سائیکالوجی کی مدد سے ہم دو سال بعد بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کون سا واقعہ درست ہے اور کونسا غلط۔ (الفضل 2 دسمبر 1955ء ص 3)

تاریخ ونفسیات کے امتزاج کا ایک وجد آفریں نمونہ

حضرت مصلح موعود نے تاریخ و نفسیات کے امتزاج کا پہلا عملی تجربہ مسلم دنیا کے سامنے 1919ء میں حضرت امیر المومنین عثمانؓ اور حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰؓ کے زمانہ کی صحیح تاریخ کی صورت میں پیش فرمایا جسے چوٹی کے علمی طبقوں میں زبردست پذیرائی ہوئی اسے از حد سراہا گیا۔ اس کے دس سال بعد 1929ء میں حضرت مصلح موعود نے ''حامد محمود'' کے قلمی نام سے سیرت رسولﷺ پر ایک سلسلہ مضامین اسی

انقلابی اصول کے مطابق جاری فرمایا۔ اس ضمن میں حضور کے قلم مبارک سے حسب ذیل عنوان پر تین برسوں میں تین مضامین اشاعت پذیر ہوئے۔

1۔''جذبہ عشق'' (مطبوعہ الفضل 31 مئی 1929ء) آغاز مضمون میں بطور تعارف لکھا کہ:

''ذیل کے مضمون میں واقعات تاریخ سے اور جذبات فطرت کی گہرائیوں سے لئے گئے ہیں''۔
(حامد محمود)

2۔ کفر و ایمان کی تلواریں (مطبوعہ الفضل 25/اکتوبر 1930ء) یہ مضمون مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ چھپا:۔

''مندرجہ ذیل مضمون ایک تاریخی واقعہ ہے لیکن علم النفس کی روشنی میں اس کے وہ حصے جو تاریخ نگاروں کی نظر سے اوجھل رہ گئے تھے مہیا کئے گئے ہیں۔ انسان اپنے جذبات کے لحاظ سے آج بھی وہی ہے۔ جو آدم کے وقت تھا اس لئے ہم علم النفس کی مدد سے بہت سی ایسی جزئیات جو مؤرخ کے قلم سے رہ جاتی ہیں۔ واقعات معلوم کرنے کے بعد آپ ہی انہیں دریافت کر سکتے ہیں۔ اسی علم کو مندرجہ ذیل واقعہ کے مکمل کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے''۔ (حامد محمود)

3۔ میدے کی روٹی، محبت کے آنسو (مطبوعہ الفضل 8 نومبر 1931ء) اس پُر کیف مضمون کا آغاز ان وضاحتی الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے:۔

میں نے پہلے بھی دو مضمون علم النفس کی روشنی میں لکھے ہیں۔ اب پھر ایک مضمون شائع کر رہا ہوں اور ان پوشیدہ جذبات کو جو ہر واقعہ کے پشت پر ہوتے ہیں۔ الفاظ میں ڈھال کر ہر شخص کے فہم کے قریب کر رہا ہوں۔ اس سے زیادہ ان واقعات کے بیان کرنے میں میرا کچھ دخل نہیں۔ (حامد محمود)

اب آخر میں نموناً حضور کے رقم فرمودہ پہلے مضمون ''جذبہ عشق'' کا متن سپرد قرطاس کرتا ہوں۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

جذبہ عشق

دن کا وقت تھا مجلس میں چاروں طرف خاموشی تھی۔ ایک بزرگ ہستی جس کا چہرہ ایک بقعۂ نور تھا اور جس کے پاکیزہ جسم سے نہایت تیز مقناطیسی شعاعیں نکل نکل کر اس کے ہم جلیسوں کے دلوں کو مسحور کر رہی تھیں۔ مجلس کے درمیان بیٹھا تھا۔ وہ مقناطیسی شعاعیں جو اس کے جسم سے نکل رہی تھیں۔ دو قسم کی تھیں۔ ایک محبت پیدا کرنے والی تھیں اور دوسری رعب۔ جن لوگوں کے دلوں کی کھڑکیاں کھلی تھیں دو شعاعیں ان کے اندر داخل ہو کر عجیب کیفیت پیدا کر رہی تھیں۔ اک طرف جذبۂ محبت تھا۔ جو بچہ کی ماں سے محبت کی نسبت بھی زیادہ ناز اور والہیت پیدا کر رہا تھا۔ دوسری طرف جذبۂ رعب تھا کہ سلاطین و ملوک سے بھی زیادہ ادب و نیاز کا احساس پیدا کر رہا تھا۔ محبت کہتی تھی اس چہرے کو دیکھے جا۔ ادب کہتا تھا آنکھیں نیچی رکھ۔ ناز کا اصرار تھا کہ باتیں کر اور کرتا ہی جا۔ نیاز کہتا تھا خاموش رہ اور کان رکھ۔

یہ منور وجود اور مقدس ہستی سادگی اور بے نفسی میں اپنی مثال آپ تھی۔ بادشاہانہ رعب تھا۔ مگر فقیرانہ لباس، سلاطین سے بڑھ کر دبدبہ تھا۔ مگر مسند شاہی کی جگہ ایک معمولی سا کپڑا نیچے بچھا ہوا تھا۔ اس میں اور اس کے ساتھیوں میں کچھ فرق نہ تھا بلکہ ان میں سے کئی کے لباس اس کے لباس سے بہتر تھے۔

خداتعالیٰ نے جس طرح باطنی کمالات اس بزرگ کو دیئے تھے۔ ظاہری خوبیاں بھی موجود تھیں۔ جسم کی بناوٹ میں کوئی ایسا نقص نہ تھا کہ دیکھنے والے کو گھن آئے۔ بلکہ مردانہ حسن و خوبصورتی سے اسے وافر حصہ ملا تھا۔ جس کی وجہ سے انسان چہرہ کو دیکھتے ہی ادب و محبت محسوس کرنے لگتا تھا۔ سچ ہے کہ خیالات انسان کے چہرہ پر بھی اثر ڈالنے لگتے ہیں۔ اس بزرگ کا چہرہ ان تمام اندرونی نوروں کا شاہد تھا۔ جو اس کے دل میں ایک وسیع سمندر کی طرح موجزن تھے۔ اس کا قد میانہ اور رنگ خوبصورت اور سفید تھا۔ اس کے بال نہ تو گھونگر والے تھے۔ نہ بالکل سیدھے۔ رنگ کے لحاظ سے وہ کسی قدر سنہری تھے۔ اس کا جسم بہت ملائم تھا اور اس میں سے خوشبو آتی تھی۔ اس کا سینہ چوڑا تھا اور کندھوں کے درمیان بہت فاصلہ تھا جو وسعت حوصلہ اور سادگی طبیعت پر دلالت کرتا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں موٹے موٹے تھے اور ہتھیلیاں بہت چوڑی تھیں۔ جو ایک طرف شجاعت پر اور دوسری طرف سخاوت پر دلالت کرتی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ بات کرتا تھا اور مخاطب کے احساسات کا بہت ہی لحاظ رکھتا تھا اس کے ماتھے پر شکن نہ تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبھی جوش میں آجانے کا عادی نہیں ہوا۔ وہ ہمیشہ مسکراتا تھا۔ مگر لاابالی متوالے انسان کی مسکراہٹ نہیں جو اسے اچھا مجلسی تو ثابت کرتی ہے مگر قابل اعتبار دوست نہیں۔ بلکہ اس کے ہونٹوں پر ایک سنجیدہ اور افسردہ مسکراہٹ کھیلتی تھی۔ جو اسے اور بھی پیارا بنا دیتی تھی۔ کیونکہ اس کی خفیف شکنوں پر صاف صاف طور پر لکھا ہوا نظر آتا کہ اس مسکراہٹ کی غرض دوسرں کی دلداری اور دلجوئی ہے۔ ورنہ غمخواری اور ذمہ داری نے اس کے دل کو درد و الم کا مخزن بنا رکھا ہے۔ ابھی ابھی کا واقعہ ہے کہ بیماری کی وجہ سے وہ خانہ خدا میں نہ جا سکا۔ اس کے اصحاب جو اس کی خفیف سی تکلیف کو بھی برداشت نہ کر سکتے تھے اور اس کی تھوڑی سی جدائی کی بھی طاقت نہ رکھتے تھے۔ گھبرا گئے ایک اور شخص عبادت کے لئے کھڑا ہوا۔ اس کا کھڑا ہونا تھا کہ عبادت گھر آہ و بکا کے شور سے گونج اٹھا۔ مرغ بسمل اس طرح نہیں تڑپتا جس طرح میدان جنگ کے شیر اور صف شکن بہادر کرب و اضطراب سے بے تاب ہو رہے تھے۔ آنسو تھے کہ ان کی تار نہ ٹوٹتی تھی۔ سینے تھے کہ ابلنے والی ہنڈیا کی طرح کھول رہے تھے۔ وہ سہارا لے کر اٹھا دوسروں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑکی تک آیا۔ حالانکہ اس میں کھڑا ہونے کی بھی طاقت نہ تھی۔ اس نے کھڑکی کا پردہ ایک طرف کیا اور عبادت گھر کی طرف سر جھکا کر مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ نے لوگوں کو وارفتہ کر دیا۔ وہ بے اختیار ہو کر نعرہ ہائے مسرت مارنے لگے۔ اس نے پھر اپنا سر اندر کر لیا۔ لوگ خوش تھے۔ مگر آہ! انہیں کیا معلوم تھا کہ اس ذرا سی مسکراہٹ کے پیدا کرنے کے لئے اسے کس قدر جذبات درد و الم کو محسوس کرنا پڑا۔ اے مقدس وجود! میری جان تجھ پہ قربان، میرا دل تجھ پر نثار ہو۔ تو نے موت کی آخری کشمکشوں میں بھی دوسروں کی ادنیٰ خوشی کو مقدم رکھا۔

ہاں تو آج بھی لوگوں کے چہرے افسردہ نظر آتے تھے۔ مگر اس کے چہرہ کی بشاشت قائم تھی۔ وہ انہیں اپنی آنے والی جدائی کے لئے تیار کر رہا تھا اور جس طرح آہن گر تلوار کو مکمل کر کے اسے آخری دفعہ صیقل کرتا ہے وہ بھی اپنے اصحاب کے دلوں کو آخری دفعہ جلا دے رہا تھا وہ ان کے سامنے سب ضروری سبق دہرا رہا تھا وہ خداتعالیٰ کے جلال اور اس کی عظمت کو ان کے دلوں میں تازہ کر رہا تھا۔ اس کی محبت کا ولولہ ان کے دلوں میں پیدا کر رہا تھا۔ عزم و استقلال کی تعلیم دے رہا تھا۔ عورتوں سے حسن سلوک، غریبوں کے حقوق کی نگہداشت، یتیموں کی امداد، غلاموں کی آزادی کی تحریک، شکستہ دلوں کی دل دہی، قرضداروں کی اعانت، مسافروں کے ساتھ حسن سلوک، رعایا کی بہتری کی کوشش، غیر مذاہب والوں کے جذبات کا احترام، اخلاق فاضلہ کا قیام، عدل و انصاف کا اثبات، غرض دنیا کی ہر اک نیکی کی تعلیم اور ہر اک بدی سے بچنے کی ہدایت وہ دے رہا تھا۔ مگر اپنے اور اپنے بیوی بچوں کا ذکر وہ بالکل حذف کر جاتا۔ گویا اس وقت دنیا اپنی ساری تفاصیل کے ساتھ اس کے سامنے موجود تھی۔ مگر وہ اور اس کا گھرانہ بالکل غائب تھے۔ مگر نہیں، میں غلطی کرتا ہوں، وہ کبھی کبھی اپنا ذکر بھی کرتا تھا۔ مگر اس لئے نہیں کہ اپنے مخاطبوں سے اپنی قربانیوں کی داد طلب کرے۔ اپنی فدائیت کا صلہ مانگے یا اپنے رشتہ داروں کی سفارش کرے، نہیں بلکہ اس کے بالکل مخالف وہ کبھی کبھی بات کرتے کرتے رک جاتا تھا اور اس کے چہرہ پر انتہائی کرب و اضطراب کے آثار پائے جاتے تھے۔ اس کے دل سے ایک آہ نکلتی تھی۔ ایسی آہ جس کی گہرائیوں کا اندازہ لگانا انسانی طاقت سے بالا ہے۔ وہ کچھ دیر خاموش رہ کر بولتا اور اس کی آواز جذبات غم کا ایک ایسا ہیجان ظاہر کرتی جس کے مقابلہ میں سمندر کے تلاطم بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ مضطربانہ طور پر کہتا کہ خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ ان فقروں کے بولتے وقت اس کی عجیب کیفیت ہوتی تھی۔ وہ حسرت و غم کا مجسمہ بن جاتا اور درد و الم کی تصویر۔ بالکل یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس کی آواز کی ایک ایک لہر کے ساتھ بے تعداد تمنائیں اور التجائیں لپٹی ہوئی ہیں اور وہ اپنی تمام عمر کی خدمات اور قربانیوں کا آخری بدلہ مانگتا ہے۔ کیا بدلہ؟ یہ کہ اس کی قبر کو شرک کی جگہ نہ بنالیا جائے اس کی آواز غم و الم میں اس طرح ڈوبی ہوئی نکلتی تھی کہ گویا اس کی اور اس کے خاندان کی تمام بہبودی صرف اس سوال کے جواب میں پوشیدہ ہے۔ وہ اپنے لئے صرف یہ مانگتا تھا کہ اسے پیدا کرنے والے کی عزت چھین کر اسے نہ دے دی جائے۔ میری جان اس پر فدا اور میرا دل اس پر قربان ہو۔ وہ کیسا وفا شعار تھا۔

میں پھر اپنے مطلب سے دور چلا گیا۔ میں کہہ رہا تھا کہ ایک دن وہ اپنی آنے والی جدائی کے برداشت کرنے کے لئے اپنے احباب کو تیار کر رہا تھا اور اپنی پاکیزہ تعلیم کے خوشنما آثار پر پھر ایک دفعہ تکرار کے خطوط کھینچ کر انہیں جلا دے رہا تھا۔ آخر اس نے سمجھا کہ اس کا کام ختم ہو گیا ہے۔ وہ اپنا مقصد پورا کر چکا ہے۔ اس وقت اس کے اصحاب کی عجیب کیفیت تھی۔ اگر کبھی بھی انسان کا گوشت اور پوست جذبات و احساسات کی شکل میں بدل گیا ہے تو اس وقت اس کے اصحاب کا یہی حال تھا۔ وہ مجسم احساس بن رہے تھے۔ ان کا گوشت بھی احساس بن رہا تھا اور پوست بھی اور ہڈیاں بھی اور ان کے اندر کا گودا بھی۔ وہ مغز بن گئے تھے۔ بغیر چھلکے کے اور خوشبو بن گئے تھے بغیر پتیوں کے وہ نفوس قدسیہ تھے جو مادہ کی حد بندی کو توڑ چکے تھے اور بلند پرواز طائر تھے جو زمین کی کثافتوں سے بالا ہو چکے تھے۔ اس نے ان کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ جس طرح تم انسان ہو مجھے ہمیشہ تم سے معاملات پیش آتے رہتے تھے۔ بالکل ممکن ہے کہ کبھی میرے ہاتھ سے کسی کو کوئی اذیت پہنچ گئی ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ قیامت کے دن خدائے قادر کے سامنے مجھے جواب دہ ہونا پڑے۔ پس جس کو میرے ہاتھ سے کوئی اذیت پہنچی ہو۔ وہ آج مجھ سے بدلہ لے لے۔

یہ فقرے گویا اس کے اصحاب کی کمر توڑنے کے لئے آخری تنکا تھے ان کے دل پگھل گئے اور ان کی آنکھیں ساون کی جھڑی کی طرح برس پڑیں۔ ان کا پیارا جس نے اپنی عمر دنیا کو اذیت سے بچانے کے لئے اور غلامی سے چھڑانے کے لئے خرچ کر دی۔ وہ اور اس کے ہاتھ سے کسی کو اذیت پہنچی ہو وہ اور اس سے کوئی شخص بدلہ لینے کا خیال کرے۔ اگر چاند تک بچہ کا ہاتھ پہنچ سکتا ہے یا اگر انسانی آنکھ عالم کی انتہاء تک پہنچ سکتی ہے تو بیشک اس سرتاپا نور وجود کا بھی عیب کسی کو نظر آ سکتا ہے۔ مگر جب حقیقت یہ ہے کہ چاند میں داغ ہیں۔ مگر اس وجود کی مطہر زندگی داغوں سے پاک ہے۔ تو پھر اس سے بدلہ لینے کے معنی ہی کیا ہوئے۔

سورج چمک رہا تھا مگر اس کی شعاعیں دھندلی نظر آنے لگ گئیں۔ ہوائیں چل رہی تھیں مگر ان پر ایک سکوت کا سا عالم طاری ہو گیا۔ درخت ہل رہے تھے۔ مگر ایسا معلوم دینے لگا۔ گویا وہ ٹھہر گئے ہیں۔ پرندے گا رہے تھے۔ مگر ایسا محسوس ہوتا تھا گویا ان کے گانے میں سے خاموشی کی لہریں پیدا ہو رہی ہیں سب لوگ محو حیرت ہی تھے کہ ایک شخص بولا۔ حضور ایک جنگ کے موقع پر آپ صف بندی کرا رہے تھے کہ ایک صف سے گزر کر آپ کو آگے جانے کی ضرورت پیش آئی۔ آپ جس وقت صف کو چیر کر آگے گئے تو آپ کی کہنی میری پیٹھ کو لگی۔ (باقی صفحہ 13 پر)

پہلے یورپین احمدی مربی مکرم بشیر احمد آرچرڈ کی خود نوشت سوانح

حضرت مصلح موعود کی گفتگو اور دلربا مسکراہٹ میرے دل میں گھر کر گئی

حضور نے فرمایا ایک زمانہ آئے گا کہ قومیں تم پر فخر کریں گی اس لئے اپنے کردار پر نظر رکھو

انگریزی سے ترجمہ رشید احمد صاحب چوہدری

داستان میری

میری پیدائش انگلستان کے جنوبی ساحلی علاقہ ڈیون (Devoin) میں ٹورکی (Torquoy) نامی ایک خوبصورت قصبہ میں (جو سیرگاہ کے طور پر مشہور ہے) 26 اپریل 1920ء کو ہوئی۔ میرے والد ڈاکٹر تھے اور میری والدہ شادی سے پہلے نرس کا کام کرتی تھیں۔ میرے والدین کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا۔ میرے دادا بھی ڈاکٹر تھے اور نانا ایڈمرل۔ ہم تین بھائی تھے میرا سب سے بڑا بھائی (جو مجھ سے تین سال بڑا تھا) نیوی میں بھرتی ہو گیا تھا دوسری عالمگیر جنگ میں اس کا بحری جہاز دشمن نے ڈبو دیا اور یوں وہ بے چارا عین جوانی کے عالم میں اس دنیا سے رخصت ہو گیا میرے دوسرے بھائی کا میلان طبع شروع ہی سے مذہب کی طرف تھا۔ وہ دراصل میری اس خالہ سے بہت متاثر تھا جو چین میں چالیس سال تک بطور مشنری کام کرتی رہی تھیں۔ اس تاثر کے تحت جب وہ جوان ہوا تو پروٹسٹنٹ فرقے کا پادری بن گیا مگر جلد ہی یہ پیشہ چھوڑ کر ایک سکول میں بطور ٹیچر ملازمت اختیار کر لی لیکن وہ اس ملازمت میں بھی زیادہ عرصہ تک نہ رہا اور روم چلا گیا وہاں تعلیم و تربیت کے بعد وہ رومن کیتھولک چرچ کا پادری بن گیا۔ میری والدہ بھی مذہب سے بہت دلچسپی رکھتی تھیں اور باقاعدہ گرجے جایا کرتی تھیں۔ میرے بھائی کے رومن کیتھولک بن جانے کے بعد میری والدہ نے بھی رومن کیتھولک مذہب اختیار کر لیا اس کے برعکس میرے والد مذہب سے کوئی دلچسپی نہ رکھتے تھے۔

میں تین سال کا تھا جب میرے والد محترم نے ایک پہاڑی پر مکان خریدا جہاں سے سمندر کا نظارہ کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے میرا بچپن کھیتوں، جنگل اور ساحل سمندر ہی پر گھومتے پھرتے گزرا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میں صبح سویرے Mushrooms اکٹھا کرنے کھیتوں میں نکل جایا کرتا تھا اور دوسرے لوگوں کے گھروں سے نکلنے سے قبل اپنا شوق پورا کر کے گھر لوٹ آیا کرتا تھا۔ سکول کی کتابوں اور مضامین سے مجھے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی اسی لئے جب میں نے سولہ سال کی عمر میں سکول چھوڑا تو میرے پاس کوئی قابل ذکر سند نہ تھی۔ شاید اسی لئے جب ایک دفعہ میں نے اپنے والد سے ڈاکٹر بننے کی خواہش کی تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ”تمہیں پڑھائی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے اس خیال کو دماغ سے نکال دو۔“

فوجی زندگی

میں نے 1936ء میں سکول کو خیر باد کہا۔ اسی دوران میں میرے والدین میں علیحدگی ہو گئی۔ میری والدہ پہلے باتھ (Bath) نامی شہر میں اور پھر برسٹل کے شہر میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہو گئیں۔ میرے سامنے چونکہ اب کوئی مستقبل نہ تھا اس لئے میں فوج میں بھرتی ہو گیا جہاں میری تنخواہ دو شلنگ یومیہ تھی۔ فوجی ملازمت کا یہ معاہدہ سات سال کے لئے تھا مگر میری طبیعت دو سال بعد ہی اس زندگی سے اکتا گئی۔ میں نے اپنے والد کو لکھا کہ جس طور پر ممکن ہو مجھے فوج سے نجات دلائیں چنانچہ انہوں نے چند دن بعد 35 پونڈ کا چیک مجھے بھجوا دیا جس کی ادائیگی کے بعد مجھے فوج سے ڈسچارج مل گیا۔

کچھ عرصہ تک میں اپنی والدہ کے ساتھ رہائش پذیر رہا یہاں تک کہ میرے دل میں پھر فوج میں جانے کا شوق پیدا ہوا اور میں نے جز وقتی فوجی ملازمت اختیار کر لی جس میں مجھے ہفتہ میں صرف ایک شام ٹریننگ کے لئے جانا پڑتا تھا۔ ان دنوں برطانیہ جنگی تیاریوں میں مصروف تھا بالآخر اس نے 3 ستمبر 1939ء کو جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا جس کے بعد میری فوجی یونٹ کو بھی کوچ کا حکم مل گیا اور یوں میں ایک بار پھر باقاعدہ فوجی بن گیا۔ ہمیں فرانس بھیجا گیا وہاں سے بیلجیئم جہاں سے جرمن فوجوں کی یلغار کی تاب نہ لا کر ہم واپس ڈنکرک (Dunkirk) پسپا ہو گئے جہاں سے تمام برطانوی فوج کا انخلاء ہوا اور یوں ہم واپس برطانیہ پہنچ گئے جہاں سے ہمیں ایک ٹرین میں بٹھا کر ویلز کے علاقہ میں پہنچا دیا گیا۔

1941ء میں میں نے ہندوستان میں متعینہ فوج میں کمیشن کے لئے درخواست دی۔ مختلف جگہوں پر انٹرویوز کے بعد مجھے بطور کیڈٹ آفیسر چن لیا گیا جس پر میں نے 1942 میں ہندوستان کا رخ کیا۔ ہمارا جہاز دو ماہ کے بعد بمبئی کی بندرگاہ پر پہنچا جہاں سے ہم بنگلور پہنچے اور میں چھ ماہ کی ٹریننگ کے بعد ڈوگرہ رجمنٹ میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ متعین ہوا۔ جو جالندھر چھاؤنی میں تھی یہاں سے بعد میں مجھے ”انڈین آرمی آرڈی نینس کارپس“ میں تبدیل کر کے آسام اور برما کے محاذ پر بھجوا دیا گیا۔ یہاں ایک معرکہ میں جب میں منی پور پہاڑ پر متعین تھا اور جاپانیوں نے ہمارا مکمل محاصرہ کر رکھا تھا اور ہم پر ہر طرف سے بمباری ہو رہی تھی ہمارا محاصرہ دو ہفتے تک جاری رہا ہمیں سامان خورونوش پیرا شوٹوں کے ذریعہ ملتا رہتا تھا یہاں تک کہ ہمیں تازہ کمک پہنچ گئی اور ہم دشمن کے نرغے سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہاں کا ایک خاص لمحہ تو مجھے ابھی تک روز روشن کی طرح یاد ہے میری زندگی کا بڑا ہی سنسنی خیز لمحہ۔ ہم خندقوں میں بیٹھے تھے کہ اچانک مجھے اعلیٰ افسر نے بلوا بھیجا جونہی میں خندق سے نکلا ایک گولہ خندق پر گرا اور میرے تمام ساتھی موت کا لقمہ بن گئے۔ یہ واقعہ 1944ء کا ہے۔

احمدیت کا پیغام

مجھے عیسائیت نے کبھی متاثر نہیں کیا۔ دین حق کے متعلق مجھے اس وقت تک کچھ معلومات نہ تھیں البتہ اپنے ایک برہمن دوست کی وساطت سے کچھ عرصہ ہندو مذہبی لٹریچر ضرور پڑھا۔ اس وقت تک میں نے یا تو پنڈت نہرو کی کتاب ”تاریخ عالم کی جھلکیاں“ انگریزی زبان میں پڑھی تھی یا میرے لئے مغل بادشاہوں کے حالات دلچسپی کا باعث تھے۔

عام نوجوانوں کی زندگی کی دلچسپیاں۔ سگریٹ نوشی اور شراب نوشی تھیں میں بھی سولہ سال کی عمر ہی سے ان دونوں چیزوں کا عادی تھا۔ جوا کھیلنا تو میری طبیعت ثانیہ تھی اس پر مستزاد ناچ گانے اور سینما دیکھنے کی عادت۔

دین حق قبول کرنے کے بعد ان تمام مذکورہ عادتوں میں سے جس عادت سے سب کے بعد چھٹکارا ملا وہ سگریٹ نوشی تھی۔ اگرچہ دین نے اسے حرام قرار نہیں دیا تاہم اسے ایک مکروہ فعل سمجھا جاتا ہے۔

دین کا پیغام مجھ تک سب سے پہلے ایک احمدی حوالدار کلرک نے پہنچایا جو اس وقت میری یونٹ میں ملازم تھا۔ اس وقت ہم برما کی سرحد کے قریب امپھال کی چوکی میں متعین تھے۔ اس احمدی کا نام عبدالرحمٰن دہلوی تھا۔ مجھے یہ بات کبھی سمجھ میں نہیں آئی کہ ہماری یونٹ میں کئی اور انگریز فوجی افسر بھی تھے ان سب میں سے اس نے مجھے ہی کیوں اس دعوت کے لئے چنا۔ ہوا یوں کہ اس نے قادیان لکھا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ اس افسر کے ایڈریس پر بھجوائی جائے۔

قادیان سے چنانچہ وہ کتاب بذریعہ ڈاک مجھے مل گئی لیکن اس وقت مجھ میں وہ روحانی استعداد نہیں تھی اس لئے میں اس سے کما حقہٗ استفادہ نہ کر سکا البتہ اس تعلیم کے بعض حصوں نے مجھے بہت متاثر کیا۔ مجھے دو ہفتوں کی چھٹیاں تھیں اور مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ دن کہاں گزاروں۔ عبدالرحمٰن نے تجویز پیش کی کہ اس کے کچھ دوست قادیان میں رہتے ہیں میں وہاں چلا جاؤں اور یہ تعطیلات کے دن وہاں گزاروں۔ قادیان وہاں سے تقریباً ایک ہزار میل دور تھا بہت لمبا سفر پھر یہ جگہ بھی میرے لئے اجنبی تھی چنانچہ میں نے چند دن بعد اسے بتلایا کہ میں وہاں نہیں جا رہا۔ یہ سن کر اس کا چہرہ اتر گیا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اسے بہت صدمہ ہوا ہے یہ دیکھ کر میں نے ارادہ بدل دیا اور چند دن قادیان میں گزارنے ہی کا پروگرام مرتب کر لیا۔

امپھال کی چوکی سے جنگل میں واقع منی پور کا سٹیشن کوئی 80 میل کے فاصلہ پر تھا اور یہی نزدیک ترین سٹیشن تھا۔ یہ سڑک سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی پہاڑیوں اور جنگلوں میں سے گزرتی تھی بہر حال میں نے جوں توں یہ فاصلہ طے یا اس کے بعد ریل کا سفر شروع ہوا اور یوں مجھے قادیان پہنچنے میں ایک ہفتہ لگ گیا۔

قادیان میں

قادیان پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ الگ تھلگ چھوٹا سا قصبہ ہے۔ قادیان کے سٹیشن پر مجھے لینے کے لئے کوئی موجود نہ تھا کیونکہ کسی کو میرے آنے کی اطلاع نہ کی گئی تھی۔ میں نے ایک تانگہ لے کر کوچوان کو مفتی محمد صادق صاحب کا نام لیا وہیں شاید میری رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ تانگہ ناہموار سڑک پر چلتا ہوا تنگ گلیوں میں سے گزرتا ہوا ایک جگہ پہنچ کر رک گیا۔ سامنے دیوار تھی جس کے پیچھے سیڑھیاں تھیں جن کو عبور کر کے اوپر کی منزل کا دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھلنے پر ایک سفید ریش معمر بزرگ نمودار ہوئے یہ مفتی محمد صادق صاحب تھے۔ میں نے

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رشدع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

ابٹن نور۔ نور بیوٹی سوپ۔ پرس، بیگ، کاسمیٹکس
رحمان
کون مہندی رجنرل سٹور
بابر مارکیٹ مین بازار
سیالکوٹ
فون آفس :092-52-4597058

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قاری احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

خان نیم پلیٹس
ڈیزائننگ، معیاری سکرین پرنٹنگ، اسٹکرز، شیلڈز
If you are looking for SOMETHING DIFFERENT then please call us
5/14 بی۔ون، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com موبائل: 0321-8406577

New
Mian Bhai
10 Montgomery Road
Lahore -6 Pakistan
Deals in Suzuki Genuine Parts
PH:042-6313372-6313373

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

تمام بینکوں سے لیزنگ کی سہولت بھی موشد دہے۔ ہر قسم کی نئی گاڑیاں کیش اور لیزنگ پر دستیاب ہیں۔
قائم شدہ 1968
لطیف موٹرز
22 کوئینز روڈ
لاہور
HYUNDAI
فون آفس :6368961-6371281-6374548 فیکس :6368962
طالب دعا: عامر لطیف ابن میاں عبداللطیف
Email:latifmotors@yahoo.com

لائل پور ہوزری سٹور
بنیان، جراب، تولیہ اور جرسیوں کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
جھنگ بازار، چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی
فون آفس: 041-2619421-0333-6503406

SHEIKH SONS
31-32 Bank Square Market Model Town,
Lahore-54700, Pakistan
Tel: 042-5832127, 5832358Fax : 042-5834907
Web site: www.sheikhsons.com
Indentors, Suppliers & Contractors
1) Gas & Steam Turbines Spares
2)Boilers
3)Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

الفضل روم کولر، گیزر
بھاری چادر کے لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ گیزر تیار کروائیں نیز پرانا گیزر بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔
فیکٹری: B1-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-5114822-5118096

ہر قسم کے ماربل سلیب۔ کچن کاؤنٹر ٹائل، کیمیکل پالش کیلئے
MARBLES
سٹار ماربل انڈسٹریز
پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
فون آفس :051-4431121-4432047 طالب دعا شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
you are always Welcome to:
State Bank Licence No.11
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.
Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480
Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS
CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Main Mubarik Ali

WIDEZONE

Importer/ Exporter
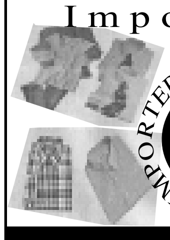
IMPORTER MANUFACTURER EXPORTER
WIDE ZONE INT
All kinds of Garments and Fabrics
Akbarabad More, Near Sheharyar Restaurant, Faisalabad- Pakistan
Tel:+92-41-2600362,2605540
Fax:+92-41-2693580,
Mob:0300-9660632
Jail Road Faisalabad
Web.www.widezone.com E-mail:ahmad @widezone.com

قمر کریانہ سٹور گوجرخان
051-3512071 سبزی منڈی گوجرخان
پروپرائیٹرز: خواجہ قمر الزمان۔ خواجہ ہارون الرشید

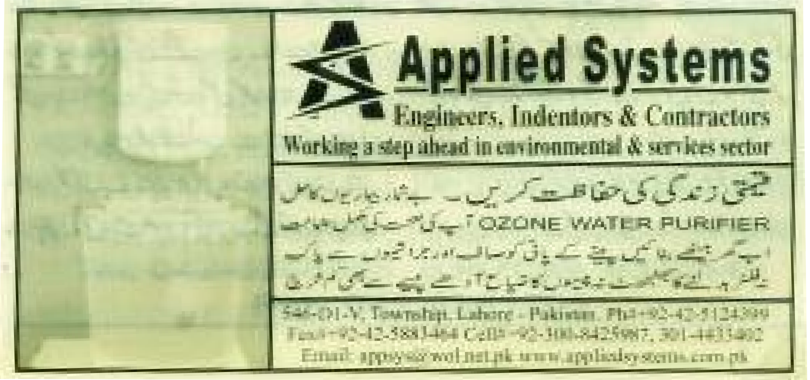

اپنا تعارف کروایا مفتی صاحب نے مجھے خوش آمدید کہا اور کوچوان کو ہدایت کی کہ مجھے مہمان خانہ لے جائے جہاں وہ تھوڑی ہی دیر میں خود بھی پہنچ گئے اور کافی دیر تک میرے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مفتی صاحب امریکہ میں احمدیت کے پہلے مربی اور حضرت مسیح موعود کے رفقاء خاص میں سے تھے۔

اگلے دن حضرت مفتی صاحب نے مجھے قادیان کی سیر کرائی اور مختلف جگہیں دکھائیں۔ مجھے اب تک یاد ہے کہ میں نے اس سیر کے دوران مفتی صاحب سے دریافت کیا تھا کہ جماعت احمدیہ کا سگریٹ نوشی کے بارہ میں کیا مؤقف ہے تو انہوں نے جواباً فرمایا تھا کہ اگرچہ یہ حرام نہیں تاہم ایک مکروہ و ناپسندیدہ امر ہے۔

میرا قیام قادیان میں صرف دو دن رہا انہی دو دنوں میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان سے ملاقات لاریب میری زندگی کا اہم ترین واقعہ ہے۔ گو میں اس وقت ان کے بلند روحانی مقام سے واقف نہ تھا پھر بھی ان سے ملاقات کے وقت مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں کسی اور دنیا میں ہوں۔ وہ اپنے گھر کے برآمدے میں تشریف فرما تھے۔ گفتگو شروع ہوئی تو میں نے عرض کی میرے نزدیک تو بہتر زندگی گزارنے کے لئے توریت کے دس احکام پر عمل کرنا ہی کافی ہے جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ یہ دس احکام تو مجمل حیثیت رکھتے ہیں زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی تفصیل و وضاحت کی ضرورت ہے۔ مثلاً ایک حکم ہے "قتل نہ کرو" لیکن بظاہر کئی ایسے مواقع جن پر جان لینا ضروری ہوتا ہے یا کن مراحل پر جان لینا منع ہے اور کن مواقع پر نہیں اس پر صرف دین حق روشنی ڈالتا ہے اور ہر حکم کی فلاسفی بھی بیان کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

میں نہ صرف ان کے نورانی چہرے اور ان کی مقناطیسی شخصیت سے متاثر ہوا بلکہ ان کی گفتگو اور دلربا مسکراہٹ بھی ہمیشہ کے لئے میرے دل میں گھر کر گئی۔ اس وقت یہ احساس شدت سے تھا کہ میں کسی عام آدمی سے ملاقات نہیں کر رہا بلکہ ایک نہایت اعلیٰ ہستی اس وقت میرے سامنے ہے۔

قادیان کا ہر باشندہ ہی مجھ سے خندہ پیشانی سے پیش آیا۔ سب سے بڑی چیز جس نے مجھے دین کی طرف راغب کیا وہ یہی حسن سلوک تھا۔ گو اس وقت میرا علم دین کے بارے میں صفر تھا مگر میں نے اپنے دل کو سمجھایا کہ جس درخت کے پھل ایسے میٹھے ہوں وہ درخت بھی یقیناً اعلیٰ ہوگا۔

میری واپسی پر ایک اور واقعہ پیش آیا جس نے میری زندگی میں تغیر رونما کیا میں امرتسر سٹیشن پر دوسری گاڑی کے انتظار میں تھا۔ ویٹنگ روم میں دوسرے افسر بھی موجود تھے جو شراب نوشی میں مصروف تھے ان کی حالت دیکھ مجھے سخت کراہت ہوئی اور قادیان کا پاکیزہ ماحول میری آنکھوں میں پھر گیا۔ وہی وقت تھا جب میں نے مصمم ارادہ کیا کہ آئندہ شراب نوشی سے پرہیز کروں گا چنانچہ اپنے یونٹ میں واپس پہنچنے پر سب سے پہلا کام یہی کیا کہ شراب کی جتنی بوتلیں میرے پاس تھیں سب پھینک دیں۔

اب ہماری فوج پیش قدمی کر رہی تھی اور جاپانی فوج پسپا ہو رہی تھی ہم نے برما کے ایک قصبہ "میک تلہ" میں پڑاؤ کیا اور اسی قیام کے دوران میں نے احمدیت کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور بیعت فارم پر کر کے قادیان بھجوا دیا۔

بے شک یہ ایک بہت بڑا قدم تھا جو میں نے اٹھایا لیکن اب مجھے احمدیت قبول کئے چالیس سال سے زیادہ عرصہ ہو رہا ہے میں نے اس عرصہ میں اپنے رب کے بے شمار فضلوں اور احسانوں کا مشاہدہ کیا ہے۔

بدعادات سے نجات

شراب نوشی کے علاوہ مجھے قمار بازی کی لت بھی تھی۔ میں گھوڑ دوڑ پر، کتوں کی دوڑ پر یا تاش کی بازی پر جوا کھیلا کرتا تھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک دفعہ جب میں امپھال میں تھا میں نے اپنے پورے مہینے کی تنخواہ دوسرے افسروں کے ساتھ جوا کھیلنے میں لٹا دی تھی خدا کا شکر کہ احمدیت کے بعد مجھے اس بدعادت سے بھی نجات ملی اور اس کے برعکس کتنی ہی اچھی عادتیں ودیعت ہوئیں۔ مثلاً

☆ احمدیت قبول کرنے سے پیشتر میں نے کبھی ایک پیسہ بھی خیرات وسخاوت میں نہیں دیا تھا احمدیت نے مجھے اللہ کی راہ میں مال کی قربانی کا فلسفہ سمجھایا اور میں بخوشی اس کی راہ میں مال دینے لگا۔

☆ شروع شروع میں اپنی آمد کا 1/16 حصہ ادا کرتا رہا اور بعد میں اس کو بڑھا کر 1/10 کر دیا۔

☆ آخرکار 1967ء میں میں نے اپنی آمد کے 1/3 حصہ کا نذرانہ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیا اور بفضل اللہ تعالیٰ تادم اپنے اس عہد پر قائم ہوں۔

اگرچہ میری آمدنی بہت قلیل ہے تاہم اس لازمی چندہ کے علاوہ باقاعدہ زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہوں اور دیگر تحریکات کے چندے (مثلاً تحریک جدید، جوبلی فنڈ اور انصاراللہ کا چندہ) بھی باقاعدہ ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

ذہنی سکون

دین پوشیدہ طور پر نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے اور ظاہر طور پر بھی۔ میں نے اپنے چندوں کا ذکر دین کے اسی حکم کے تحت کیا ہے وہ بھی اس لئے کہ مجھ پر سوال کیا گیا ہے کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فضل فرمائے اور میری زندگی میں جو تغیر رونما ہوا میں انہیں بیان کروں۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف مال چنداں خوشی اور قناعت نہیں دے سکتا امن اور سکون بخشنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج مجھے وہ ذہنی اطمینان اور سکون قلب میسر ہے جو ایک زمانہ میں میرے خواب وخیال میں بھی نہ تھا۔

احمدیت کے طفیل ایک اور تغیر جو میری زندگی میں رونما ہوا وہ نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے "ذکر الٰہی سے قلوب طمانیت حاصل کر سکتے ہیں" (29:13)۔ میں ابھی اس میدان میں مبتدی ہوں لیکن میں نے حضرت مسیح موعود کی تحریروں اور ملفوظات سے بہت کچھ پایا ہے۔ مجھے اس بات پر سخت تعجب ہوتا ہے .... کہلانے والا ایک شخص جو خود کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہو وہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کی نافرمانی کیونکر کر سکتا ہے اور فرض نمازوں کی ادائیگی سے کیسے غافل رہ سکتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ جب میں احمدیت قبول کرنے کے بعد قادیان گیا تھا میں نے بیت مبارک کے باہر نوٹس بورڈ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ ارشاد لکھا ہوا پڑھا کہ جس شخص نے گزشتہ دس برسوں میں ایک نماز بھی عمداً چھوڑ دی وہ سچا احمدی نہیں کہلا سکتا۔

تین خواب

خوابیں ہر شخص کو آتی ہیں بلکہ بعض محققین کی دریافت کے مطابق تو جانوروں کو بھی خوابیں آتی ہیں مگر اپنے نیک بندوں کو خدا تعالیٰ ازل سے خوابوں کے ذریعہ اپنا چہرہ دکھلاتا رہا ہے قرآن مجید اور دیگر صحیفے ایسے واقعات سے بھرے پڑے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعہ مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں علم یا پیغامات یا اطلاع اپنے نیک بندوں کو دی۔ مجھے زمانۂ احمدیت سے پہلے کی اپنی کوئی خواب یاد نہیں مگر احمدیت قبول کرنے کے بعد مجھے اپنی کوئی خواب نہیں بھولی اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی وہ میرے دل و دماغ میں اسی طرح مستحضر ہیں جیسے کہ (خواب) دیکھنے کے روز تھیں۔ میں یہاں ان خوابوں میں سے صرف تین کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

1۔ میں نے 1945ء میں احمدیت قبول کی اس زمانہ کی بات ہے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو خواب میں دیکھا جو قادیان کی بیت مبارک میں کھڑے تھے آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا "حقیقی زندگی بسر کرنے کے لئے تمہیں غموں سے گھبرانا نہیں چاہئے" پھر انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ اوپر اٹھایا جس میں چھڑی پکڑی ہوئی تھی اور بڑے زور سے فرمایا "اور اس میں شک کی گنجائش نہیں"۔

2۔ 1958ء میں تھوڑے عرصہ کے لئے میں قادیان گیا میں مہمان خانہ میں سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھا کوئی شخص پیالہ میں میرے لئے ملائی لے کر آیا ہے اور مجھے بتایا گیا کہ یہ ملائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے تیار کی گئی تھی مگر کسی وجہ سے اب مجھے دی جا رہی ہے۔

3۔ تیسری خواب مجھے اس وقت آئی جب میں "ویسٹ انڈیز" میں بطور مربی سلسلہ کام کر رہا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت المصلح الموعود میرے لئے ایک پیالہ لائے ہیں جسے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا ہے۔ اس طرح کہ پیالہ میرے منہ کو لگا ہوا ہے پیالے کے اندر میں نے جھانکا تو دیکھا اس میں دودھ ہے اور تھوڑی سی ڈبل روٹی بھی ہے۔

اگرچہ ان خوابوں کی اہمیت مجھ پر واضح ہے مگر میں ان کی تعبیر میں نہیں جانا چاہتا۔

دیرینہ خواہش کی تکمیل

احمدیت قبول کرنے سے قبل میں نے اپنی زندگی کا کوئی خاص مقصد متعین نہیں کیا تھا۔ مستقبل کے لئے کوئی خاکہ میرے ذہن میں نہ تھا۔ جنگ کے دوران میں ایک برطانوی سپاہی تھا جو جبری بھرتی کا نتیجہ تھا۔ میری زندگی کھلے سمندر میں ایک شکستہ ناؤ کی مانند تھی جو موجوں کے ساتھ ساتھ ادھر ادھر ہچکولے کھاتی پھرتی ہو اس کے باوجود بچپن ہی سے میرے دل میں خواہش تھی کہ میں کوئی غیر معمولی کام سرانجام دوں۔ اس وقت میری عمر کوئی دس برس کی ہوگی جب میرے دل میں یہ خیال پختگی سے بیٹھ گیا تھا کہ میں عام لوگوں کی طرح زندگی نہ گزاروں بلکہ کوئی غیر معمولی کام کر کے دنیا میں نام پیدا کروں۔

احمدیت قبول کر کے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میں نے اپنی اس دیرینہ خواہش کو (جو میرے لاشعور میں ہر وقت موجود رہی) پورا کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل واقعات سے ظاہر ہوگا۔

جب 1945ء میں دوسری عالمگیر جنگ ختم ہوئی اور میں انگلستان واپس پہنچا تو میں فوری طور پر فوج سے فارغ کر دیا گیا تھا۔ میں سیدھا اپنی والدہ کے پاس برسٹل (Bristol) پہنچا اور چند دن قیام کرنے کے بعد بیت لندن ڈھونڈنے نکل کھڑا ہوا جہاں اس وقت مولانا جلال الدین شمس صاحب مرحوم امام تھے۔ میں نے وہاں پہنچ کر اپنا تعارف کرایا اور مشن میں کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور ساتھ ہی احمدیت کی خاطر زندگی وقف کر دینے کے ارادے کا بھی۔ مولانا شمس یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں تحریر کرتے ہیں:۔

"فوج سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جب وہ انگلستان پہنچے تو دو دن اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ رہنے کے بعد تیسرے دن وہ بیت الفضل لندن پہنچے اور گفتگو کے دوران انہوں نے بیت میں ہی قیام کر کے بطور مربی کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ میں نے انہیں ایک مربی کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا مگر وہ اپنے عزائم پر ڈٹے رہے آخرکار میں نے کہا کہ

(بقیہ از صفحہ 3)

میں اس بارہ میں مزید سوچوں گا اور جلد ہی انہیں مطلع کروں گا۔ میری اس ہچکچاہٹ پر یہ کچھ افسردہ ہو گئے اور چند دنوں کے بعد سلسلہ کے دیگر واقفین کی طرح

میں اس بارہ میں مزید سوچوں گا اور جلد ہی انہیں مطلع کروں گا۔ میری اس ہچکچاہٹ پر یہ کچھ افسردہ ہو گئے اور چند دنوں کے بعد سلسلہ کے دیگر واقفین کی طرح بلاشرط دین کی راہ میں اپنی زندگی وقف کر دی اور میں نے ان کی درخواست حضرت مصلح موعود کی خدمت میں برائے منظوری بھجوا دی اس سفارش کے ساتھ کہ یہ مفید مربی بن سکتے ہیں۔ میں نے انہیں بیت میں آنے اور ٹھہرنے کی دعوت دی تا کہ وہ (دین) کے بارہ اور سیکھ لیں۔ حضور نے نہایت شفقت کے ساتھ اس درخواست کو منظور فرمایا اور مسٹر آرچرڈ دیگر مربیان کی طرح میدان دعوت الی اللہ میں کام کرنے لگے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز جون 1940ء)

خدا تعالیٰ کی مشیت بڑے عجیب انداز سے کام کرتی ہے اس نے چاہا کہ اس کا یہ حقیر بندہ پہلا یورپین احمدی مربی بنے۔

یہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم احسان ہے جو اس نے مجھ ناچیز پر فرمایا اور میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس خاکسار کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

’’بے شک آج تمہیں کوئی نہیں جانتا اور کسی نے تمہارا نام نہیں سنا لیکن یاد رکھو کہ ایک زمانہ آئے گا کہ قومیں تم پر فخر کریں گی اور تمہاری تعریف کے گیت گائیں گی اس لئے تم اپنے کردار اور گفتار پر نظر رکھو یہ مت خیال کرو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو وہ تمہارا ذاتی فعل ہے بلکہ وہ تمام برطانوی قوم کی طرف منسوب ہوگا آئندہ آنے والی نسلیں تمہاری پیروی کریں گی۔ اگر تمہاری حرکات اور تمہارا کردار دینی تعلیم کے مطابق ہوگا اور تمہارے افعال عظیم ہوں گے تو ان کو دیکھ کر تمہاری قوم کی اخلاقی حالت سدھر جائے گی لیکن اگر تمہارے افعال اس معیار پر پورے نہ اترے اور دینی تعلیم کے مطابق نہ ہوئے تو تمہاری قوم کو نقصان ہوگا اس لئے کوشش کرو کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اعلیٰ نمونہ قائم کرو ورنہ خدا تعالیٰ اپنے کسی اور بندے کا انتخاب کرے گا جو یہ کام کر سکے۔ جب احمدیت کا دنیا میں غلبہ ہو جائے گا اور انشاءاللہ ایسا ہوگا تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس غلبہ کو روک سکے تب لوگوں کے دلوں میں تمہارے لئے عظمت ہوگی اس عظمت سے بھی زیادہ جو ان کے دلوں میں بڑے وزیر اعظم کے لئے ہے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز جون 1947ء)

اور میں اپنی زندگی کی یہ مختصر داستان خدائے عزوجل کی حمد اور اس کے فضل اور احسانات کے ذکر پر ختم کرتا ہوں۔

(بحوالہ عظیم زندگی)

☆☆☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

پلاسٹک، سٹیل، ایلومینیم، چینی، پتھر، شیشہ اور نان اسٹک کی تمام امپورٹڈ و لوکل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز لوز ملامین آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں
رفیع کراکری سٹور
گلی ڈپٹی باغ بالمقابل جامع مسجد اہلحدیث سیالکوٹ شہر
پروپرائٹر: رفیع احمد
052-4583892 0321-6147625

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد ادارہ
فاروق اسٹیٹ
3۔ای مین مارکیٹ گلبرگ ٹو۔ لاہور
UAN=111-30-31-32
طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کمیشن ایجنٹس
YI ٹریڈ مارک
طالب دعا: محمد رزاق، محمد یعقوب، محمد الیاس
دکان 142، سیکٹر آئی الیون فور، ہول سیل ویجیٹیبل مارکیٹ۔ اسلام آباد
Shop:4441379, Off:4438142-3 Res:4842723
رزاق: 0300-9724010 الیاس: 0300-5282738

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور
ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

انصر سٹیل ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
طالب دعا: انصر کلیم، عرفان فہیم
192۔ لوہا مارکیٹ۔ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7641102,7641202
فیکس: 042-7632188
Email:hadi@hadimetals.com

گریس فارما پاکستان
مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
91-AII جوہر ٹاؤن لاہور 0300-8454327
www.icci.org.pk/icp/basit@icpp.icci.org.pk

احمد نور ووڈ ورکس
گھریلو اور کمرشل فرنیچر بنوائیں
اقبال پلازہ دوکان نمبر 2 G/8 مرکز اسلام آباد
0334-5164658-0300-5057336

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
طالب دعا: عبدالرحیم، عبدالقیوم
فون آفس: 7653853-7669818 فیکس: 7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنئے بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیئے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور فون: 7142610 7142613 7142623 فیکس: 7142093
Mob:0300-9478889

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
فینسی زیورات کا مرکز۔ ڈائمنڈ کی جیولری بھی دستیاب ہے
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں۔ سیالکوٹ
طالب دعا: سفیر احمد
فون شوروم 052-4588452 فون رہائش: 4586297 موبائل: 0300-9613257

GALAXY TRAVEL SERVICES (PRIVATE) Ltd.
Govt. Licence No. 207
IATA
CATERS FOR ALL YOUR TRAVEL NEEDS. HIGHLY TRAINED STAFF EQUIPPED WITH MOST MODERN COMPUTER RESERVATION SYSTEM READY TO SERVE YOU. DO CALL US.
3, Transport House, Egerton road, Lahore.
Tel: 042-6366588, 6367099, 6310449
Fax: 042-6361599

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ
فون شوروم: 052-4594674
موبائل: 0321-6141146
طالب دعا:۔ عمران مقصود

(بقیہ از صفحہ 8 انقلابی نظریات)

ہر ایک جو محبت اور عشق کا مزا جانتا ہے سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت مجلس کا کیا حال ہو گیا ہو گا تمام حاضرین پر ایک سناٹا چھا گیا۔ کئی منچلوں کی تلواریں میانوں سے نکل نکل پڑتی تھیں۔ آنکھیں شرربار تھیں۔ مگر دم مارنے کا یارا نہ تھا۔ ہونٹ پھڑپھڑاتے تھے مگر بولنے کی طاقت نہ تھی۔ دماغ پر جوش و غضب کا تسلط ہو رہا تھا مگر اظہار کی جرأت نہ تھی۔ سورج اسی طرح چمک رہا تھا مگر محبت کی آنکھ سے دیکھنے والوں کو یوں نظر آیا۔ جیسے اس کی شعاعیں تیز ہو گئی ہیں اور اس کی دھوپ سرخ ہو رہی اور دنیا کو جلانے کے لئے تیار ہے۔ ہوائیں اسی طرح چل رہی تھیں۔ مگر یوں معلوم دینے لگا گویا ان کی رفتار میں تیزی پیدا ہو گئی ہے اور وہ دنیا کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ درخت اس طرح ہل رہے تھے مگر نظر یوں آتا تھا کہ گویا وہ ابھی زمین سے اکھڑ کر جا پڑیں گے۔ پرندے ویسی ہی میٹھی آواز سے گا رہے تھے۔ مگر محبت کے کان ایک کان پھاڑ دینے والا شور سن رہے تھے۔ جو دوزخ کی چیخ کے مشابہ تھا۔ غرض سب مجلس میں کیا متکلم اور کیا سامع سب کے دلوں میں ایک ہیجان برپا تھا اور ہر اک کی قلبی کیفیت کے مطابق عالم میں بھی ایک تغیر نظر آ رہا تھا۔ مگر ایک شخص ان سب ہیجانوں سے بالا تھا اور وہ وہی بزرگ نفس انسان تھا۔ جس نے ہر اس شخص کو بدلہ لینے کی دعوت دی تھی۔ جسے اس کے ہاتھوں سے کوئی نقصان پہنچا ہوا۔ اس نے نہایت متانت اور خوشی سے جواب دیا کہ لو میں بیٹھا ہوں۔ میری پیٹھ پر کہنی مار لو۔ حضار مجلس کے دماغ جوش غضب سے ابل رہے تھے۔ مگر وہ کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ یقیناً خدا کے فرشتے اس وقت اس خدا کی حمد گا رہے تھے۔ جس نے اس رسول کو پیدا کیا تھا۔

وہ شخص جس نے بدلہ کا مطالبہ کیا تھا۔ اٹھا اور اس نے کہا کہ جناب جس وقت مجھے آپ کی کہنی لگی تھی۔ اس وقت میرا جسم ننگا تھا پس بدلہ پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک آپؐ کے جسم پر سے بھی کرتہ نہ اتارا جائے۔ اس بزرگ نے فوراً اپنی پیٹھ پر سے کرتہ اونچا کر دیا کہ لو اب کہنی مار لو۔ اس وقت لوگوں کے دلوں کی حرکت بند ہو گئی۔ اور دنیا ایک عالم خموشاں نظر آنے لگی۔ ہر ایک شخص حیران تھا کہ وہ شخص جو بدلہ کے لئے آمادہ تھا۔ کیا دیوانہ ہے۔ اگر اس بزرگ کا ڈر نہ ہوتا۔ تو اس وقت اس شخص کی ایک بوٹی بھی نظر نہ آتی۔ مگر اس کے ثبات میں بھی کچھ فرق نہ آیا۔ اس نے لوگوں کے غصہ کی بھی پرواہ نہ کی۔ وہ اٹھ کے اس بزرگ کے پاس آیا اور پیٹھ کی طرف جھکا۔ اس کے چہرہ کے اعصاب اس وقت پھڑک رہے۔ اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ اس کے نتھنے پھول رہے تھے۔ وہ نیچے جھکا اور اس بزرگ کی ننگی پیٹھ کو ادب سے اپنے ہونٹوں سے چھوا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور خدا کی حمد بجالاتا ہوا وہ کھڑا ہو گیا۔ وہ آنسو جذبہ عشق کے آنسو تھے۔ اس نے کہا حضور کجا بدلہ اور کجا یہ خادم جس وقت حضور سے معلوم ہوا کہ شاید وہ وقت قریب آ پہنچا ہے جس کے خیال سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو میں نے چاہا کہ میرے ہونٹ ایک دفعہ اس بابرکت جسم کو مس کر لیں۔ جسے خدا تعالیٰ نے برکتوں کا مجموعہ بنایا ہے۔ پس میں نے اس کہنی کو اپنے مقصد کے پورا کرنے کا ذریعہ بنایا جس کا لگنا اس وقت بھی میرے لئے موجب فخر تھا اور آج بھی۔ جماعت پر سے حیرت دور ہو گئی۔ تعجب کی تختی جاتی رہی اور دل پھر نرمی سے حرکت کرنے لگے۔ کئی دماغ جو پہلے غصہ کے خیالات سے لبریز تھے۔ اب رشک کے جذبہ سے معمور ہو گئے۔ سورج اب بھی چمک رہا تھا۔ مگر اب اس کی روشنی بہت خوبصورتی اور محبت کی بجلی سے بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ ہوائیں اب بھی چل رہی تھیں۔ مگر اب ان میں دیار محبوب کی خوشبو ملی ہوئی معلوم دیتی تھی۔ درخت اب بھی ہل رہے تھے۔ مگر اب ان کی حرکات خوشی کے ناچ کے مشابہ لگتی تھیں۔ پرندے اب بھی گا رہے تھے مگر یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ حمد و ثنا کے گیت گا رہے ہیں۔ مجلس میں افسردگی کے باوجود خوشی کی ایک لہر دوڑ رہی تھی اور اس کا سبب جذبہ عشق کا وہ مظاہرہ تھا جو اوپر بیان ہوا۔ اس بزرگ کے ہونٹوں پر اسی طرح مسکراہٹ تھی اور مسکراہٹ کے پیچھے ایک بار الم و غم تھا۔ **یہ بزرگ میرا محمدﷺ تھا اور اہل مجلس اس کے صحابہؓ تھے۔** (روزنامہ الفضل قادیان 31 مئی 1926ء)

حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب

حضرت مصلح موعود کے لئے خدا کا نشان

ایک رویا جو غیر معمولی حالات میں پوری ہوئی

اگست 1920ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود دھرم سالہ تشریف لے گئے اس موقع پر حضور کے لئے خدا تعالیٰ نے عجیب نشان ظاہر فرمایا جس کی تفصیل حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے تحریر فرمائی ہے۔

ان دنوں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب نشان دکھایا ہے جو بعض حالات کو مدنظر رکھ کر خاص شان رکھتا ہے۔ دھرم سالہ آنے پر یہاں کے کھنڈرات دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طبیعت سخت گھبرا گئی۔ اور دل پر بوجھ معلوم ہونے لگا کہ اس عذاب کی جگہ پر ہم کہاں آ گئے۔ جدھر جائیں۔ عفت الدیار محلها و مقامها کا نظارہ نظر آتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پر ارادہ کیا۔ کہ کہیں اور چلے چلیں۔ ڈلہوزی ایک انگریز مالک مکانات کو تار دی۔ تو اس کا جواب آیا کہ مکان اس وقت کوئی نہیں مل سکتا۔ پھر سالگ رام کھنا کو جو وہ بھی ایجنسی مکانات کا کام کرتے ہیں۔ تار دی تو انہوں نے تار دی کہ کوئی مکان یا بنگلہ نہیں ہے۔ پھر محمد حسن صاحب گھڑی ساز کو تار دی۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ اس کے بعد منصوری تار دی۔ وہاں سے کوئی جواب نہ آیا۔ پھر منصوری اور مری تار دی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ منصوری پہلی تار پہنچی ہی نہ تھی اور اطلاع آئی کہ وہ مکان کی تلاش کر کے جواب دیں گے۔ مری سے بھی یہی جواب آیا۔ اس عرصہ میں ہم سب استخارہ کرتے رہے اور آخر یہی فیصلہ کیا کہ سردست کہیں جانا مناسب نہیں۔ یونہی دگنا خرچ ہو جاوے گا۔ کچھ دن یہیں ٹھہر کر واپس چلے چلیں۔ یہ فیصلہ کر کے منصوری اور مری حضرت خلیفۃ المسیح نے تار دلوا دی۔ کہ مکان کی اب ضرورت نہیں۔ اب ہم یہیں رہیں گے۔ یہ فیصلہ کر کے حضرت اقدس جا کر سو گئے۔

حضور نے خواب میں دیکھا کہ ڈلہوزی جا رہے ہیں۔ پہاڑی راستے پر سے گزر رہے ہیں کہ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم ایک طرف سے تشریف لائے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ حضرت اقدس نے جواب دیا ڈلہوزی جا رہا ہوں۔ شیخ صاحب نے دریافت کیا کہ مکان مل گیا ہے۔ حضرت نے جواب دیا کہ نہیں مکان تو نہیں ملا۔ بلکہ میں نے تار دی تھی۔ وہاں سے سب نے انکار لکھ کر بھیجا ہے۔ یہ کہہ کر حضور اپنے دل میں سوچنے لگے۔ کہ عجیب بات ہے۔ کہ مکان تو وہاں ملا نہیں سب نے انکار کر دیا ہے اور میرے پاس خرچ بھی نہیں ہے پھر میں وہاں کیوں جا رہا ہوں اس سے تو بہت تکلیف ہو گی۔ ان خیالات کے دل میں آتے ہی فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوا کہ خرچ کا بندوبست تو ہم کر دیں گے اور ساتھ ہی دل میں آیا۔ کہ مکان کا بھی بندوبست ہو جاوے گا۔ یہ سوچ کر حضرت اقدس آگے چلے ہی تھے۔ کہ کچھ لوگ آئے اور انہوں نے مصافحہ کر کے کچھ روپیہ حضور کے پیش کیا۔ یکے بعد دیگرے کئی آدمیوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت اقدس دل میں خیال کر رہے ہیں کہ لو یہ خرچ آ رہا ہے۔ پھر کچھ اور لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ سے ہم ملنا چاہتے ہیں۔ آپ نیچے اتر آئیں اس وقت ایسا خیال گزرتا ہے۔ کہ حضور گھوڑے پر سوار ہیں اور اتر پڑے ہیں۔ انہوں نے ایک صف بچھائی ہے اور اس پر حضور بیٹھ گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے روپیہ دامن سے نکال کر حضرت کے سامنے ڈھیر کرنے شروع کر دیئے اور قطاروں میں کھڑے کرنے شروع کر دیئے حضور ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ روپیہ کس چندہ کے ہیں۔ تو وہ جواب دیتے ہیں۔ نہیں یہ آپ کے ہیں۔ اس پر آنکھ کھل گئی۔

اور حضور نے اٹھ کر یہ حصہ کہ حضور ڈلہوزی جا رہے ہیں اور اسی طرح مکان کے متعلق خیال آیا۔ دوستوں کو سنایا اور تعبیر یہ سوچی کہ شاید اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اس سال یہیں رہیں۔ اگلے سال بجائے کہیں اور جانے کے ڈلہوزی چلے جائیں اور روپیہ کے متعلق حصہ نہ سنایا۔ اس کے بعد دو دن گزرنے پر ایک تار آئی۔ جو ایک ایسے صاحب کی طرف سے تھی۔ جن کو ہم نہیں جانتے تھے۔ کہ ڈلہوزی میں مکان اڑھائی سو روپیہ پر مل گیا ہے۔ فوراً روپیہ بھیج دیں۔

اس تار کو پڑھ کر نہایت حیرت ہوئی کہ یہ کون صاحب ہیں اور خوشی بھی ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کس غیر معمولی طور پر رویا پوری کی۔ چونکہ ملک مولا بخش صاحب کو بھی مکان کے لئے لکھا ہوا تھا۔ ان سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں انہوں نے بھی یہ جواب دیا کہ میں ان کو نہیں جانتا۔ میں نے ایک شخص کو لکھا تھا۔ شاید انہوں نے ان صاحب سے ذکر کیا ہو۔

یہ تار چونکہ خواب کے پورا کرنے والی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مناسب سمجھا کہ اب ضرور ڈلہوزی چلے جانا چاہئے۔ اتفاقاً اس وقت معلوم ہوا کہ کرایہ مکان بھیج کر راستہ کے اخراجات کے لئے بھی روپیہ کافی نہیں بچتا۔ اس لئے حضور نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کرایا۔ تو ان کے پاس بھی روپیہ کافی نہ ملا آخر تجویز ہوئی۔ کہ یہاں سے کسی دوست سے کچھ روپیہ قرض لے لیا جاوے۔ جو راستہ کے لئے کفایت کرے اور ڈلہوزی روپیہ منگوا کر قرض بھی اتار دیا جاوے۔ یہ تجویز کر کے ہم سیر کو گئے۔ تو وہاں سے لوٹتے وقت ڈاکخانہ سے کچھ روپیہ ملا۔ جو بیمہ خطوں کے ذریعہ آیا تھا اور جو اس وقت کی ضروریات کے لئے کافی تھا اور جس کے آنے سے قرض کی ضرورت باقی نہ رہی اور تعجب یہ ہے۔ کہ پچھلے بارہ دنوں میں کوئی رقم یہاں نہ آئی تھی۔ کیونکہ منی آرڈروں کے متعلق حضور ہدایت دے آئے تھے۔ کہ قادیان میں ہی وصول کئے جاویں۔ کیونکہ اکثر روپیہ چندہ کا ہوتا ہے۔ یہاں آ کر اس کا واپس کرنا خرچ کا باعث ہو گا۔ اس پر اس خواب کے دوسرے حصہ کے پورا ہونے پر اور بھی تعجب ہوا۔ کہ کس طرح لفظاً پوری ہوئی۔

آج صبح مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب کی طرف سے ایک منی آرڈر سو روپیہ کا بذریعہ تار آیا۔ جس سے شیخ صاحب کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر بھی پوری ہوئی اور ایمان کو اور بھی تازگی ہوئی۔ اس خواب کے بہت سے پہلو تھے اور وہ غیر معمولی طور پر حالات کے خلاف اس صفائی سے پورے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا نظارہ دیکھ لیا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرتیں نرالی ہیں اور جب وہ وعدہ کرتا ہے۔ تو اس کے لئے تمام دنیا میں احکام بھی جاری فرماتا ہے۔ جس کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(الفضل 23 اگست 1920ء)

☆......☆......☆

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216 047-6211971:

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

لاہور ریٹ پر ہر قسم کے کمپیوٹر حاصل کریں
COMPUTER WORLD
College Road Rabwah
Ph. Shop:0476215111

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: **عبدالہادی**
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا با اعتماد آفس
فون آفس: 047-6215171
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ موبائل: 0333-6706641

تقریبات آپ کی...... معیار ہمارا | پرسکون ماحول | فل ائرکنڈیشنڈ | وسیع پارکنگ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال
بکنگ جاری ہے
الرفیع بینکوئٹ ہال
رابطہ **رشید برادرز** گولبازار ربوہ
047-6215155-6211584

محمد یعقوب، محمد یوسف
MY سبزی فروٹ کمیشن ایجنٹس
طالب دعا: شاہد محمود، عامر شہزاد، آصف مسعود، حسن نوید
ہول سیل و بیج ٹیبل مارکیٹ 142 شاپ، 4-11 / آئی۔ اسلام آباد
فون آفس: 4443262-4446849 فون رہائش: 4842026-4844366

CNG
الفیصل سی این جی سٹیشن
چیف ایگزیکٹو: **محمد یوسف**
ٹیپو روڈ نزد موتی محل سینما راولپنڈی
فون آفس: 5502667-5960422 موبائل: 0300-8543530

ARSHARD CAR A.C
Auto Electric Service Car Air Conditioning Fitting, Service, Fuel & Temperature Gauges Specialist

27/1 Link jail Road Lahore 042-7574148-7583314

AHMED PACKAGES ADVERTISING AGENCY
KARACHI, ISLAMABAD, LAHORE FAISALABAD, MULTAN, Bahawalpur, Rawalpindi, Peshawar, Jehlum, Mirpur, Gujraat, Reheemyar Khan, Gujranwala, Sialkot, Rabwah
051-5464412 0333 5206412-13 0346-4317275 047-6211021
AhmedPackages74@yahoo.com/ hotmail.com

سمیع سٹیل ٹریڈرز مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

FLEXIBLE CRYSTAL EMBLEMS
Brand Identification Labels / Logos, Hologram Stickers, Screen & Digital Printing, Gifts & Promotional Items
GRAPHIC SIGNS
34-A, Babar Block, New Garden Town, Lahore, Pakistan.
Ph: 5888833, 5888844, 5888855, Email: gspakistan@yahoo.com

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
مجید کلینک گورونانک پورہ صبح 9 بجے سے 2 بجے تک
ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد
احمد ڈینٹل سرجری شام 6 بجے سے 10 بجے تک
احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد
0300-9666540-041-8549093

اعلیٰ معیار کا رائٹنگ، پرنٹنگ، آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
فالکن ٹریڈنگ کارپوریشن
طالب دعا: ملک منور احمد سنکوہی، ملک مبشر احمد سنکوہی
فون آفس: 042-7230801,7210154
الفیصل پلازہ۔ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور
Email:omertiss@shoa-net

زکریا سٹیل
33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
طالب دعا: میاں خا محمود
ڈیلر سی۔ آر۔ سی۔ جی پی۔ ای جی اور کلر شیٹ
فون آفس: 042-7650510-7658876-7658938-7667414

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ وروغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی۔ سرگودھا: 0483713984
طالب دعا: محمود احمد: 0300-9605517

ڈیلرز: L.G، لومیر، سونی ٹی وی وفریج، کینڈی ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرونکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
رہائش: 051-3512003
فون آفس: 051-3510086-3510140

ڈیلزان باڈی پارٹس
قیصر آٹوز 59 چیف ٹاور
بادامی باغ۔ لاہور
فون آفس 042-7706202,7730563
طالب دعا: محمد یونس لاہور

ایس اللہ اور مولیٰ بس کی انگوٹھیاں تیار مل سکتی ہیں
دوکان 047-6212040:
گھر 047-6211433:
0300-7701533
احمد جیولرز اینڈ گولڈسمتھ ربوہ
خالص سونے کے زیورات تیار کرنے والے آپ کے پرانے خادم
میاں صلاح الدین زرگر راجپوت بن باجوہ والے

MEHREEN TRAVELS
Our Services
* Air Ticketing & Reservation
* Hotel Reservations. The best services in affordable price

Yes your own travel consultant :Mehreen Travels.
For any enquiry Please contact: 042-6280443-44
Cell#:0300-8001583,0302-8401583 Fax#:6280506
108-B- Sadiq plaza, 69 Shahrah-e-quaid-e-Azam Lahore
E-mail:mehreentravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

NCI Network Consultants & Integrators
555-A, Maulana Shoukat Ali Road, Faisal Town. Lahore
Tel:+92-42-5164287,5160186,Fax#+92-42-5164267
E-mail:qamar@nci.com.pk Mobile:0300-8416250

RAYYAN'S®
The Real Fried Chicken in Town™
F-8 Markaz, Islamabad, PH:2855496-7
Commercial Market, Rawalpindi, PH:4843501-2

ترتیب: مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

پیکرِ عزم و استقامت۔ حامل اخلاق عالیہ

سیدنا المصلح الموعود کی کچھ باتیں۔ کچھ یادیں

''حضرت مصلح موعود کا سفر یورپ 1924ء'' سے چند اقتباسات

حضرت بھائی جی عبدالرحمٰن قادیانی کی مطبوعہ ڈائری ''حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا سفر یورپ 1924ء'' زیر مطالعہ ہے۔ کتاب علم و عرفان کا ایک سمندر ہے اور جوں جوں انسان کتاب کا مطالعہ کرتا جاتا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے محبت پیار اور تعلق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو فرمایا تھا وہ موعود فرزند علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ ان الفاظ کی سچائی کی بھی اس کتاب کے ورق ورق سے نظر آتی ہے۔ حضور کی محنت کی عادت، سفر میں ہوں یا حضر میں، بیمار ہوں یا تندرست، موسم موافق ہو یا مخالف کسی صورت میں بھی کام نہیں رکتا۔ بھائی عبدالرحمٰن قادیانی صاحب کہتے ہیں۔

''محنت اور کام تو جس قدر زیادہ خدا دے حضور اس سے خوش ہوتے ہیں اور فارغ رہنے سے گھبراتے ہیں''۔ (ص204)

عرفان کے اس سمندر سے چند موتی نکالے ہیں۔ تاہم اصل لطف تو کتاب کا مطالعہ ہی دے سکتا ہے۔

ماں سے بڑھ کر پیار

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی رقمطراز ہیں۔

کھانا لگایا گیا تو حضور کی سامنے کی پلیٹ میں تو مرغی یا چوزے کا شوربا اور سالن تھا اور باقی پلیٹوں میں صرف سبزی تھی۔ غلطی یہ ہوئی کہ چوزے کا شوربا حسب معمول دسترخوان کی سب پلیٹوں میں نہ لگایا۔ سارا ایک ہی میں لگا دیا گیا یا باقی بچا کر الگ رکھ لیا گیا۔ حضور کو اس نظارہ سے سخت تکلیف ہوئی۔ حضور نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کھانا چھوڑ کر کھڑے ہو گئے .... فرمایا۔ جب میرے سامنے مرغ کی پلیٹ رکھی گئی تھی تو کیوں باقی ساتھیوں کے واسطے نہیں رکھی۔ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ یہ کیسا کمینہ پن ہے اور میرے اخلاق پر کتنا بدنما دھبا آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم باپ دادا سے بھی شریف تھے اور اب خود ہم پر بھی خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہیں اور اس قسم کا کمینہ پن کبھی نہیں ہوا کہ ہمارے دسترخوان پر ہمارے کھانے کے لئے کچھ اور ہو اور ساتھیوں کے واسطے کچھ اور۔ سلسلہ نے ہم کو اور بھی شریف بنا دیا ہے۔ پس اس قسم کی خست کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

(ص154)

دنیا کا امن کیسے ہو سکتا ہے؟

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

''دنیا کا امن دنیا کے لوگوں کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صلح کرنے والا یا مغربی ہوگا یا مشرقی اور اس وجہ سے ایک یا دوسری قوم اس کی کوششوں کو شک کی نگاہ سے دیکھے گی۔ صلح ایسی ہستی کے ذریعہ ہو سکتی ہے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی ہے۔ بلکہ سب جہتوں سے پاک ہے۔ اسی ذات کی طرف قدم بڑھانے سے ہم درحقیقت ایک دوسرے کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اور جو اس کی طرف سے آئے وہی ہم کو جمع کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ آسمان سے آتا ہے۔ وہ مشرقی یا مغربی نہیں کہلا سکتا بلکہ جو اس سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی مشرق و مغرب کی قید سے آزاد ہو جاتے ہیں۔''

(ص223)

آسمانی پیغام کی اہمیت

''پیغام آسمانی کوئی معمولی بات نہیں کہ انسان اس کی طرف سے منہ پھیر لے اور کچھ ضرر نہ پائے۔ بلکہ وہ طبعی قانون کی طرح ایک روحانی قانون ہے۔ جس کی خلاف ورزی روحانی صحت سے انسان کو محروم کر دیتی ہے۔ جس طرح زہر کھا کر کوئی انسان اس کے اثر سے بچ نہیں سکتا اس طرح خدا کے کلام کا انکار کر کے بھی انسانی روح اس کے بداثر سے بچ نہیں سکتی۔ اس کے مطابق عمل کرنا اس پر احسان نہیں بلکہ اپنی جان پر احسان ہے اور اس کی خلاف ورزی سے خدا تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں بلکہ اس میں ہمارا اپنا نقصان ہے۔''

(ص237)

نجات کا ذریعہ

بنی نوع انسان کی نجات کا واحد ذریعہ قرآن کریم کا بتایا ہوا قانون ہے۔ اس میں ہر ایک ضروری امر کو جو روحانیت اور اخلاق سے تعلق رکھتا ہے بیان کر دیا گیا ہے۔ وہی ایک تعلیم ہے جس پر عمل کر کے انسان خدا کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے۔ پس دنیا کو اپنی مشکلات کے حل کرنے کے لئے اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

(ص243)

دعوت الی اللہ کا عمدہ طریق

حضرت مصلح موعود نے دعوت الی اللہ کیسے کی جا سکتی ہے اور دین حق کیسے پھیلایا جا سکتا ہے کو ڈاکٹر لیون عبداللہ کوئیلم کی مثال دے کر واضح فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔

''میں جتنے بھی لوگوں سے ملا ہوں ان میں سے ڈاکٹر لیون عبداللہ کوئیلم کا طرز استدلال اور طریق کار مجھے ایسا نظر آیا ہے جو میری رائے اور خیال کے مطابق ہے وغیرہ وغیرہ ...... اور فرمایا کہ وہ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بڑی محنت اور کوشش سے کام جاری کیا مگر لوگ بات نہ سنتے تھے۔ آخر میں نے ٹمپرنس سوسائٹی سے تعلق پیدا کیا اور ان کے لیکچروں میں شریک ہو گیا۔ انہوں نے میرا بھی لیکچر رکھ دیا۔ میں نے شراب کے خلاف لیکچر دیا اور عرب کی حالت مے نوشی اور رسول اکرمؐ کا مجاہدہ کوشش اور محنت کی تفصیل ان کو سنائی۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں لیکچر دے کر باہر نکلا تو ایک شخص میرے پیچھے پیچھے آیا اور اس نے مجھے کہا کہ عرب کے ملک کو شراب چھڑانا تو ایک معجزہ تھا جس میں خدائی ہاتھ نظر آتا ہے کیوں نہ اس شخص کو خدا کا پیارا یقین کر لیں۔ جس نے عرب کے لوگوں کو شراب سے نجات دی اور کیوں نہ ہم لوگ (مومن) ہو جائیں۔ آپ جب آنحضرت ﷺ کے ایسے معجزات کے قائل ہیں تو کیوں (مومن) نہیں ہو جاتے۔

ڈاکٹر لیون کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں تو (مومن) ہوں۔ اس پر اس نے کہا تب میں بھی (مومن) ہوں اور پھر وہ کہتے ہیں ہم ایک سے دو ہو گئے اور مل کر کام کرنے لگے وغیرہ وغیرہ۔ (ص280)

احمدیوں کی خصوصیت

کرنل ڈگلس نے چوہدری محمد شریف صاحب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔

''احمدیوں کی ایک خصوصیت کا تو میں بھی قائل ہوں اور وہ یہ ہے کہ ان میں کام کرنے اور ترقی کرنے کی بے نظیر سپرٹ پائی جاتی ہے۔''

(ص317)

مذہب کی غرض

مذہب کی غرض بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

''مذہب کی غرض لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یقین پیدا کرانا اور پھر اس کی توحید کا یقین دلا کر لوگوں میں موت اور بعد الموت حساب کتاب کا احساس پیدا کرانا ہے جس کے بغیر اخلاق درست نہیں ہو سکتے ...... فرمایا کہ مذہب کے بغیر اخلاق درست نہیں ہو سکتے اور اخلاق کی خرابی اور نقص ہی امن عامہ کو تباہ کر دینے والا ہوا کرتا ہے۔''

(ص340)

گورنمنٹ کا خطاب

ایک شخص نے آپ کو لکھا۔ اگر آپ کو ہز ہولی نس کا خطاب دیا جاوے تو آپ کو برا تو معلوم نہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''گورنمنٹ اگر مجھے کوئی خطاب دے تو میں اس کو اپنی ہتک یقین کروں گا''۔

اس کی وجہ آپ نے یہ بیان فرمائی کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ ہم کو دیا ہے وہ اس سے بہت بالا ہے۔'' (ص 270-271)

سوال کرنا

آپ فرماتے ہیں: ''میں مانگنے اور سوال کرنے سے طبعاً نفرت کرتا ہوں۔ مجھے اپنی چار پانچ سال تک کی عمر کا حال معلوم ہے کہ میں نے اپنے والدین سے بھی کبھی مانگ کر چیز نہیں لی تھی۔'' (ص271)

قرآن خدا نے ہمیں سکھایا ہے!

''دمشق میں ایک مولوی عبدالقادر صاحب تشریف لائے بہت سے سوالات کے جواب پا کر اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم لوگ عرب ہیں اہل زبان ہیں۔ قرآن کو خوب سمجھتے ہیں ہم سے بڑھ کر کون قرآن کو سمجھے گا وغیرہ۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ تم کون ہو۔ تم شامی لوگ لغت قرآن کو بالکل نہیں جانتے۔ تمہاری زبان قرآن کی زبان نہیں۔ تم لوگ بھی اس طرح سے لغت کے محتاج ہو جس طرح سے ہم ہیں۔ قرآن خدا نے ہمیں سکھایا ہے اور سمجھایا ہے۔ ہماری زبان باوجودیکہ ہم لوگ اردو میں گفتگو کرنے کا محاورہ رکھتے ہیں اور عربی میں بولنے کا ہمیں موقع نہیں ملتا تم سے زیادہ فصیح اور بلیغ ہے وغیرہ وغیرہ۔ حضور نے بڑے جوش سے عربی میں ایسی فصیح گفتگو فرمائی کہ وہ سید صاحب بھی (جو سید عبدالقادر جیلانی کی اولاد میں سے تھے اور وہاں پر تشریف فرما تھے) مولوی عبدالقادر کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ واقع میں ان کی زبان ہم لوگوں سے زیادہ فصیح ہے۔ (ص59) 8/اگست 1924ء کے اخبار الف باء نے اس بات کا اقرار کیا کہ حضور بھی بڑی فصیح زبان عربی میں کلام فرماتے تھے۔ (ص78)

سادگی اور بے تکلفی

اٹلی میں فوٹو گرافر حضرت اقدس کی تصویر لینے میں تصنع اور فیشن کی کوشش کرتا تھا اور کبھی حضور کو ٹیڑھے بیٹھنے کی درخواست کرتا تھا اور کبھی گردن موڑ کر بیٹھنے کو کہتا۔ حضور نے ان باتوں کو ناپسند فرما کر فرمایا کہ یہ سب باتیں ان نیچرل (غیر طبعی) اور بناوٹ و تکلفات ہیں۔ جو بازاری لوگوں کا کام ہے۔ میں ان کو پسند نہیں کرتا۔ قدرتی اور بے تکلفانہ سیدھا سادھا فوٹو چاہتا ہوں۔ چنانچہ پھر ایسا ہی کیا گیا۔ (ص157)

......اور مبہوت ہونا اس کا!

''لندن میں ایک امریکن لیڈی نے زور سے مباحثہ شروع کیا مگر ایک ہی دو باتوں میں رہ گئی۔ اس نے تعدد ازدواج پر اعتراضات کئے۔ حضور نے اور جوابوں کے ساتھ یہ بھی جواب دیا کہ خود تمہارے بہاء اللہ کے دو بیویاں تھیں۔ اس پر اس نے کہا کہ دعویٰ سے پہلے وہ بیویاں تھیں مگر بعد میں وہ بہنیں تھیں بیویاں نہ تھیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ وہ تو آخری عمر تک بچے جنتی

رہیں۔ کیا بہن سے بھی کوئی بچہ لیا کرتا ہے؟ اس پر وہ دم بخود ہوئی اور کچھ نہ بن آیا۔" (ص202)

حضرت مصلح موعود کی

ایک دعا

"اے میرے رب! ہمارے (مربیوں) کے متعلق لوگوں کے دل میں محبت اور اخلاص پیدا کر اور ان سے تعاون کی خواہش پیدا کر اور ہمارے (مربیوں) کے دلوں میں ان لوگوں کے متعلق جن میں وہ کام کرتے ہیں محبت پیدا کر اور اخلاص پیدا کر، ان کو ہر قسم کے الزامات سے پاک رکھ اور ان کی عزت کو محفوظ رکھ۔"

اے میرے خدا! .... کے دلوں میں ایک دوسرے کی نسبت بھی محبت کے جذبات پیدا کر اور جن کی فرمانبرداری ضروری ہے ان کی فرمانبرداری کی ان کو توفیق دے اور جن کے احساسات کا خیال رکھنا مناسب ہے ان کے احساسات کا خیال رکھنے اور نرمی کا سلوک کرنے کی ان کو توفیق عطا فرما۔"

"اے میرے رب! وہ اندر اور باہر سے ایک ہوں اور محبت اور پیار اور یگانگت اور اتفاق مجسم ہوں۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔" (ص428)

مربیان کے لئے ارشاد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"ہمارے مربی خاص پرسنیلیٹی (personality) کے ہوتے ہیں۔ جبھی تو ان کو ایک ایسے اہم ذمہ داری کے کام پر لگایا جاتا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی شخصیت کو ایسا بنا کر رکھیں کہ ان پر کوئی اعتراض نہ آئے اور نہ کسی کو جرأت ہو۔ ان کو خدا نے ہر قسم کے علوم کا ذخیرہ دے کر ترقی کرنے اور اعلیٰ مدارج پر پہنچنے کے سامان پیدا کئے ہوئے ہیں۔ وہ چاہیں تو علم میں، اخلاق میں، تربیت میں اور کریکٹر میں اپنی پوزیشن کو ایسا بنا سکتے ہیں کہ تمام لوگ ان کا اعزاز کریں ان کا اکرام کریں وغیرہ"۔ (ص460)

شفقت امام

بمبئی سے جب جہاز یورپ کے لئے روانہ ہونے لگا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دعا کروائی۔ دعا قدرے لمبی ہوگئی۔ جہاز کا وقت ہو گیا تھا۔ قلی لوگ جہاز کی سیڑھی اٹھانا چاہتے تھے مگر جہاز کے کپتان نے مومنٹ مومنٹ کر کے ان قلیوں کو روکے رکھا حتیٰ کہ دعا ختم ہوگئی۔ ابتداءً جہاز کا انجن خود کام نہ کرتا تھا بلکہ ایک چھوٹا سٹیمر جہاز کو کھینچتا تھا۔ چھوٹے سٹیمر نے جہاز کو چکر دیا اور اس کا پچھلا سرا آگے اور اگلا سرا پیچھے کر کے اس کو سیدھا کر دیا۔ اس لوٹا پھیری میں جہاز ایک دوسرے ڈیک کے پاس سے گزرا۔ ہمارے دوستوں نے جو اب تک کھڑے حضور کو دیکھتے اور دعائیں کرتے تھے اس موقع کو غنیمت جانا اور بھاگا بھاگ اس جگہ پر پہنچے جہاں سے جہاز نے گزرنا تھا اور ایک مرتبہ پھر حضور کو السلام علیکم عرض کرتے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضور نے بھی محبت سے جواب دیا۔...... حضور نے بھی دوستوں سے علیحدگی کے وقت جہاز کی لوٹا پھیری کی حرکات سے فائدہ اٹھا کر عجیب محبت اور تلطف کا نمونہ دکھایا۔ جہاز کا جو حصہ دوستوں کے قریب ہوتا دوڑ کر وہیں تشریف لے جاتے۔ کبھی اس سرے کبھی دوسرے سرے۔ کبھی وسط میں اور کبھی دوسری طرف۔ غرض چاروں طرف حضور ایک بچھڑتے ہوئے بچے کی ماں کی طرح گھومتے پھرتے تھے۔...... میرے خیال میں بمبئی کے ساحل سمندر پر یہ نظارہ بھی اپنی نظیر آپ ہی تھا۔ جو حضور کی اپنے خدام سے دلی محبت، قلبی لگاؤ اور ماں سے بھی زیادہ محبت کا ثبوت اور دلیل ہے۔ بارش بھی آ گئی۔ پانی بھی برسا۔ حضور کے کپڑے بھی گیلے ہوئے مگر جب تک دوست بالکل اوجھل نہ ہو گئے۔ حضور انہی کی طرف متوجہ رہے"۔ (سفر یورپ ص12,11)

کام، کام اور کام

دوران سفر حضور انور کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ دوست احباب نے آرام کا مشورہ دیا۔ یہاں تک کہ قادیان کے دوستوں اور دوسری جماعتوں کی طرف سے بھی عرض کیا گیا کہ حضور! اب لندن میں ٹھہر کر کچھ عرصہ آرام بھی کریں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ

"یہ بھی بھلا ممکن ہے کہ ہم یہاں رہیں اور کام نہ کریں۔ گھر میں تو آرام ہو بھی سکتا ہے یہاں آرام کہاں؟ آرام کا خیال ہوتا تو گھر سے ہی کیوں آتے؟ گھر میں تو اگر طبیعت خراب ہو تو آرام ہوسکتا ہے۔ مگر یہاں تو بعض اوقات ایسی تدابیر کرنی پڑتی ہیں کہ جن سے وقتی فائدہ ہوجائے اور کام میں حرج نہ ہو۔ گو اس کا آخری نتیجہ صحت کے لئے سخت مضر نکلتا ہے۔ فرمایا کہ سر درد کا دورہ بعض اوقات کام میں ہو جاتا ہے تو میں اس خیال سے کہ کام میں حرج نہ ہو۔ اسپرین کھا لیا کرتا ہوں حالانکہ اسپرین میرے لئے سخت مضر اور مضعف ہے"۔ (ص346,345)

انگلستان کی فتح کی خوشخبری

حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی فرماتے ہیں:۔

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس پر جھوٹ بولنے والے کے متعلق تمام آسمانی کتب متفق ہیں کہ وہ ہلاک کیا جاتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے دکھلایا ہے کہ میں انگلستان کے ساحل سمندر پر کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ پر انگلستان کی روحانی فتح ہوئی ہے۔ پس آج نہیں تو کل انگلستان مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے (دین حق) کی طرف لوٹے گا مگر مبارک ہے وہ جو اس کام میں سب سے پہلے قدم اٹھاتا ہے۔...... بیشک یہ غیب کی خبریں ہیں مگر دنیا آپ (مسیح موعود) کی ہزاروں پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھ چکی ہے اور ماضی مستقبل پر گواہ ہے کیا یہ عجیب نہیں کہ آج سے چونتیس سال پہلے حضرت مسیح موعود نے اس وقت جبکہ اکیلے تھے یہ پیشگوئی اپنی کتاب کے ذریعہ شائع کی تھی کہ آپ کی تعلیم انگلستان میں جلد ہی پہنچنے والی ہے کہ وہاں کے کئی لوگ اسے عنقریب قبول کرنے والے ہیں اور آج تم دیکھتے ہو کہ ان کے متبعین کی ایک جماعت تمام انگلستان میں صداقت کا اعلان کرتی پھرتی ہے اور کئی لوگ اس وقت تک سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ پس خدا کے کاموں کو عجیب نہ سمجھو کہ اس کی قدرت کے آگے سب کچھ آسان ہے"۔ (ص251,250)

کامیاب جرنیل

شام میں بڑے بڑے مولوی، صحافی، عالم، دانشور، حضور کی ملاقات کو آتے۔ ہر ایک مولوی یہ نیت لے کر آتا تھا کہ کسی رنگ میں حضرت اقدس کو یا حضور کے غلاموں کو بحث میں شکست دیں۔ کوئی لغت کا زور لے کر آتا، کوئی حدیث دانی کے گھمنڈ پر آتا۔ کوئی فلاسفی، کوئی منطق، کوئی صرف ونحو کے زعم پر آتا تھا مگر ان کو معلوم نہ تھا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے علوم کو ایسا غلام کر رکھا ہے کہ کسی کو حضرت اقدس تو کیا حضرت کے غلاموں سے بھی بازی لے جاسکنے کی توفیق نہ ملتی۔

اس حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے 8/اگست 1924ء کے اخبار الف بانے لکھا۔

میدان میں ایک کامیاب جرنیل یا شیر بہادر کی طرح چاروں طرف کے حملوں کا جواب دیتا تھا۔ (ص78)

(بقیہ از صفحہ 4)

کی کسی آئندہ نسل سے تین چار سَو سال کے بعد آئے گا موجودہ زمانہ میں نہیں آ سکتا۔ مگر ان میں سے کوئی شخص خدا کا خوف نہیں کرتا کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ کو دیکھے اور ان پر غور کرے۔ حضرت مسیح موعود تو لکھتے ہیں اِس وقت (دین) پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ (دین) اپنے اندر نشان نمائی کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام اعتراض کر رہا تھا کہ اگر (دین) سچا ہے تو نشان دکھایا جائے اندرمن اعتراض کر رہا تھا کہ اگر (دین) سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں اے خدا! تو ایسا نشان دکھا جو اِن نشان طلب کرنے والوں کو (دین) کا قائل کردے، تو ایسا نشان دکھا جو اندرمن مراد آبادی وغیرہ کو (دین) کا قائل کردے۔ اور یہ معترض ہمیں بتاتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تو خدا نے آپ کو یہ خبر دی کہ آج سے تین سَو سال کے بعد ہم تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائیں گے جو (دین) کی صداقت کا نشان ہوگا۔ کیا دنیا میں کوئی بھی شخص ہے جو اِس بات کو معقول قرار دے سکے؟ ...... پنڈت لیکھرام، منشی اندرمن مراد آبادی اور قادیان کے ہندو تو یہ کہہ رہے ہیں کہ (دین) کے متعلق یہ دعویٰ کہ اس کا خدا دنیا کو نشان دکھانے کی طاقت رکھتا ہے ایک جھوٹا اور بے بنیاد دعویٰ ہے اگر اِس دعویٰ میں کوئی حقیقت ہے تو ہمیں نشان دکھایا جائے اور حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے رحمت کا نشان دکھا، تو مجھے قدرت اور قربت کا نشان عطا فرما۔ پس یہ نشان تو ایسے قریب ترین عرصہ میں ظاہر ہونا چاہئے تھا جبکہ وہ لوگ زندہ موجود ہوتے جنہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ 1889ء میں جب میری پیدائش اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی تو وہ لوگ زندہ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود سے یہ نشان مانگا تھا پھر جوں جوں میں بڑھا اللہ تعالیٰ کے نشانات زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتے چلے گئے ......

روشن مستقبل

قوموں نے ہماری مخالفت کی، ملکوں نے ہماری مخالفت کی، حکومتوں نے ہماری مخالفت کی مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہو اُسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ پس اے اہل لاہور! میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ میں تمہیں اُس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اِس وقت مَیں بول رہا ہوں۔ اِس وقت مَیں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دین...... کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اُس کی آواز کو دبا دیا جائے گا، جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا، وہ رُسوا کیا جائے گا، وہ تباہ اور برباد کیا جائے گا مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ (دین) کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کردے گا۔ میں ایک انسان ہوں مَیں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مَر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔

مَیں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ ......اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بے شک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت ......کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ (دین) مغلوب ہوگیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آ گئے تو بے شک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہوگا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر بھی اُسے قبول نہ کیا۔

(انوار العلوم جلد 17 صفحہ 243 - 204)

☆......☆......☆

خمسہ بر غزل حضرت مصلح موعود

تم غیر سے لڑو تو منانا پڑے ہمیں
بگڑے کسی سے اور بنانا پڑے ہمیں
وہ دل بھی کیا کہ سب سے لگانا پڑے ہمیں
غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

جس دل میں تیرے عشق نے گھر اپنا کر لیا
کیونکر وہ تیری یاد سے غافل رہے بھلا
مومن کا جان و دل ہیں تیرے نام پر فدا
اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

اہلِ وفا سے آنکھ تو اے شوخ تو ملا
بیجا نہیں ہے تجھ سے ہمیں شکوۂ جفا
ان جاں نثاریوں کی ہمیں یہ ملی سزا
منبر پر چڑھ کے غیر کہے اپنا مدعا
سینہ میں اپنے جوش دبانا پڑے ہمیں

اغیار کے ستم بھی سہیں صبر بھی کریں
پھر آپ کی نزاکتِ پیماں سے بھی ڈریں
بے جرم کے سزا ملے بے موت کے مریں
یہ کیسا عدل ہے کہ کرے اور ہم بھریں
اغیار کا قضیہ چکانا پڑے ہمیں

کب تک چڑھی رہے گی یونہی کذب کی برات
کب تک یہ ضد رہے گی کہ دن کو کہے گا رات
ڈر اس سے جس کے ہاتھ میں ہے رشتۂ حیات
سن مدعی نہ بات بڑھا تا نہ ہو یہ بات
کوچہ میں اس کے شور مچانا پڑے ہمیں

اے بدنصیب صدق وفا کی یہی ہے داد
پردہ میں دوستی کے محرک رہے عناد
ناداں نہ کر خراب رہ و رسم اتحاد
اتنا نہ دور کر کہ کٹے رشتۂ و داد
سینہ سے اپنے غیر لگانا پڑے ہمیں

ہم اے خدا کریں گے تیرا کام کچھ بھی ہو
سب کو سنائیں گے تیرا پیغام کچھ بھی ہو
خدمت کریں گے دین کی انجام کچھ بھی ہو
پھیلائیں گے صداقتِ ...... کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

گن گائیں گے خدا کے یہ ہے وقت کی الاپ
اب اس میں ہو بگاڑ کسی سے کہ ہو ملاپ
اہل و عیال ہم سے چھُٹیں ماں چھٹے کہ باپ
پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرف غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں

گوہر اب اٹھ کھڑے ہو کہ ہے وقت کارزار
اب مال بھی نثار کرو جان بھی نثار
ہاں ہاں سنو یہ نعرۂ محبوب کردگار
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رام پوری

(الفضل 2/اگست 1920ء)

مسلسل خدمت کے 51 سال
1958ء۔2009ء
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
قائم شدہ 1958ء
گولبازار ربوہ فون نمبر: 0476211538

Tahir stain Less Steel
طاہر کراکری سنٹر
سٹیل وسلور کے برتن چائنا اور پلاسٹک کراکری
ریلوے روڈ ربوہ 0333-6717353

معیاری اینٹ کے جنرل آرڈر سپلائیر
موبائل: 0333 6716066
برکس کمپنی (بھٹہ خشت) ساہیوال روڈ ربوہ
النصیب
پروپرائیٹر: نصیب انور 1/12 دارالنصر غربی ربوہ رابطہ: 047-6211595

فضل عمر ایگریکلچر فارم
صابن دستی تحصیل ماتلی ضلع بدین
چوہدری عتیق احمد

جماعت احمدیہ میں ہونے والی سال بہ سال ترقیات مبارک ہوں
علی تکہ شاپ
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: محمد اکبر
فون: 047-6212041

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 047-6211274
نمبر 047-6213123
آپ کی دعاؤں کے محتاج: بشارت احمد خان

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6 بی
سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000۔ پاکستان
فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856
Email: supertailors@hotmail.com

Af
الفردوس گارمنٹس
پینٹ شرٹ۔ دولہا ڈریس۔ پینٹ شرٹ ڈریس
اور جینز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
طالب دعا: حامد علی خان
85B۔ نیو انارکلی۔ لاہور فون: 7324448

سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ۔ ربوہ
047-6214300

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

سلطان آٹو سپیئر پارٹس+لقمان آٹو ورکشاپ
429D پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
042-8413804-0333-4232956
0333-4100733

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

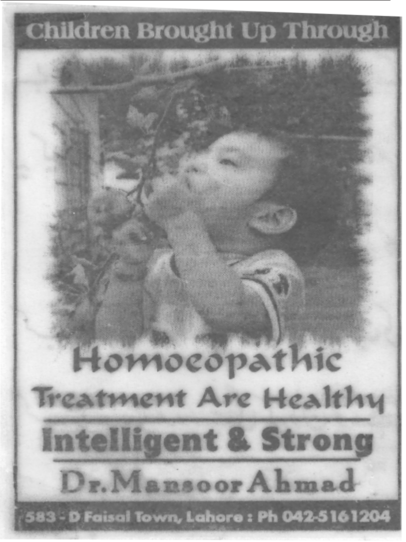

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

حضرت مصلح موعود کا بلند مقام

’’اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات‘‘ پڑھنے کے بعد جذبات

حضرت مصلح موعود کی کتاب ’’اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات‘‘ پڑھی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد شیطان نے اس زور سے اس چھوٹی سی پیاری سی جماعت پر حملہ کیا کہ اگر وہ شخص جسے ’’بچہ‘‘ کہا جاتا تھا نہ ہوتا تو خدا جانے کیا ہوتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی دعائیں رنگ لائیں اور اس ’’بچہ‘‘ نے وہ کام کر دکھایا کہ دنیا کی تاریخ میں بہت کم کسی نے اتنا بوجھ اٹھایا ہو جو اس نے اٹھالیا اور متواتر 51 سال تک وہ شخص مخالفین سے تن تنہا لڑتا رہا اور فتح یاب ہوا۔ نہ صرف یہ کہ اپنی تمام زندگی اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو فتح سے ہمکنار کیا بلکہ ایک ایسی جماعت پیچھے چھوڑی اور ایسا نظام پیچھے چھوڑا کہ جو قیامت تک اللہ تعالیٰ کے دین کو تمکنت بخشتا رہے گا۔ اس کا مقام کیا تھا؟ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یا جس کو وہ علم بخشے۔

اس کے کارناموں کا احاطہ کرنا اس کے علاوہ کسی کے بس کی بات نہیں زندگی کا کونسا شعبہ ہے جس پر اس کی مستقل چھاپ نہیں۔ اس نے سچ کہا تھا کہ اب جو بھی آئے گا اسے ہر حالت میں اس نظام کی پیروی کرنی پڑے گی جو اس نے وضع کیا۔ Basics ہمیشہ وہی رہیں گی اور مردے زندہ کرنے کیا ہوتے ہیں۔ اس کے شاگردوں نے مردے زندہ کر دیئے۔ دنیا کے تاریک ترین براعظم کو وہ شان بخشی کہ امریکہ اور یورپ شرما جائیں۔

دنیا کو امن اور سکون اب اس کے شاگرد بخشیں گے۔ تمام نظام زور لگالیں لیکن کامیاب نہیں ہوسکتے۔ صرف نظام نو ہی کامیاب ہوگا۔ اس نے حضرت مسیح موعود کے اس الہام کو سچ کر دکھایا کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ہم ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنائیں گے۔ 27 مئی 1908ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیعت لی اور اس کے بعد ٹھیک پندرہ دن بھی نہ گزرے تھے کہ بڑے بڑے عمائدین اس ’’بچہ‘‘ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خلیفہ کے اختیارات کا تعین ہونا چاہئے۔ اس ’’بچہ‘‘ نے کہا کہ اب کونسا تعین۔ تعین کا وقت 27 مئی 1908ء کو گزر چکا جب آپ لوگوں نے بیعت کی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ بیعت کے بعد تو پوری اطاعت کرنی ہوگی ہم تو بک چکے۔ بکنے والے کو کیا اختیار حاصل ہے کہ وہ خریدار کے اختیارات کا تعین کرے۔ یہ پہلی زناٹے دار چپیڑ اس بچے نے شیطان کے منہ پر ماری تھی جس کی گونج قیامت تک سنائی دیتی رہے گی۔

دنیاوی لحاظ سے اس ’’بچہ‘‘ کے پاس کوئی ڈگری نہیں تھی۔ میٹرک بھی پاس نہ تھا میٹرک تک بھی رعائتی طور پر آیا اس کے آگے چونکہ لوکل رعایت نہیں تھی اس لئے انڈر میٹرک کہلوایا۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے اسے قرآن کریم اور احادیث کی چاٹ لگائی اور رخ متعین کیا۔ پھر کیا تھا اللہ تعالیٰ ہی اس کا استاد تھا، مربی تھا، محافظ تھا اور خوب تھا۔ اس کا مقدس باپ اس کا مقام جانتا تھا۔ 19 سال کی عمر میں جب وہ مقدس باپ اس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا تو آخری نظر اس نے اپنے نوعمر بیٹے پر ڈالی تھی اور نہایت مطمئن ہوگیا تھا۔ اسی کی مقدس میت پر کھڑے ہو کر نوعمر بیٹے نے ایک عہد کیا تھا کہ اگر تمام دنیا بھی میرے مامور باپ کو چھوڑ جائے وہ نہیں چھوڑے گا اور اس کا مشن کامیاب کرے گا۔ اس نے اپنا عہد پورا کر دکھایا اور جب وہ 1965ء میں اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو فرشتوں نے بھی گواہی دی کہ اس نے اپنا قول پورا کر دیا۔ بہرحال جب تک دنیا قائم ہے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کا نام نامی مذہبی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ اس نے تن تنہا دین حق کو دوبارہ دنیا میں زندہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقرب ترین بندوں میں شامل فرمائے اور اس کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے اور اپنے پیاروں کی معیت عطا فرمائے۔ جنت کے بلند ترین درجے میں۔ آمین

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
1954 NASIR ناصر 2008
نوجوانوں کے۔ امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
دنیائے طب کی خدمات کے ۵۴ سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

احمدیوں کی واحد انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو
گولڈ کراس کی جانب سے خوشخبری
بیرون ملک پارسل بھجوانے کیلئے سب سے کم ریٹ
نیز ٹکٹ کے ساتھ بھی سامان بک کیا جاتا ہے
ریلوے روڈ ربوہ
6215901
03007250557

LEARN German LANGUAGE
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

Sarmad
SJ
Jewellers
different.like you...
Rizwan Aslam
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop#4,Umer
Market,Zaildar Road,Ichra,Lahore.
Tel:+92-42-7523145
Fax:+92-42-7567952

معیاری اور رعائتی خریداری کیلئے تشریف لائیں۔
ڈسٹری بیوٹرز:۔ فیملی گھی اینڈ کوکنگ آئل۔ کرن گھی اینڈ کوکنگ آئل۔ کینز گھی اینڈ کوکنگ آئل
کوہ نور سوپ اینڈ ڈٹرجنٹس، خیبر ماچس، کرسپو جولے، سیزن کینولہ آئل۔ نیز چاول دالیں ومصالحہ جات
مین بازار گوجرخان ضلع راولپنڈی
محمد شفیق کریانہ سٹور
گھر 0513-510842
فون دکان: 0513-511086
موبائل: 0300-9508024

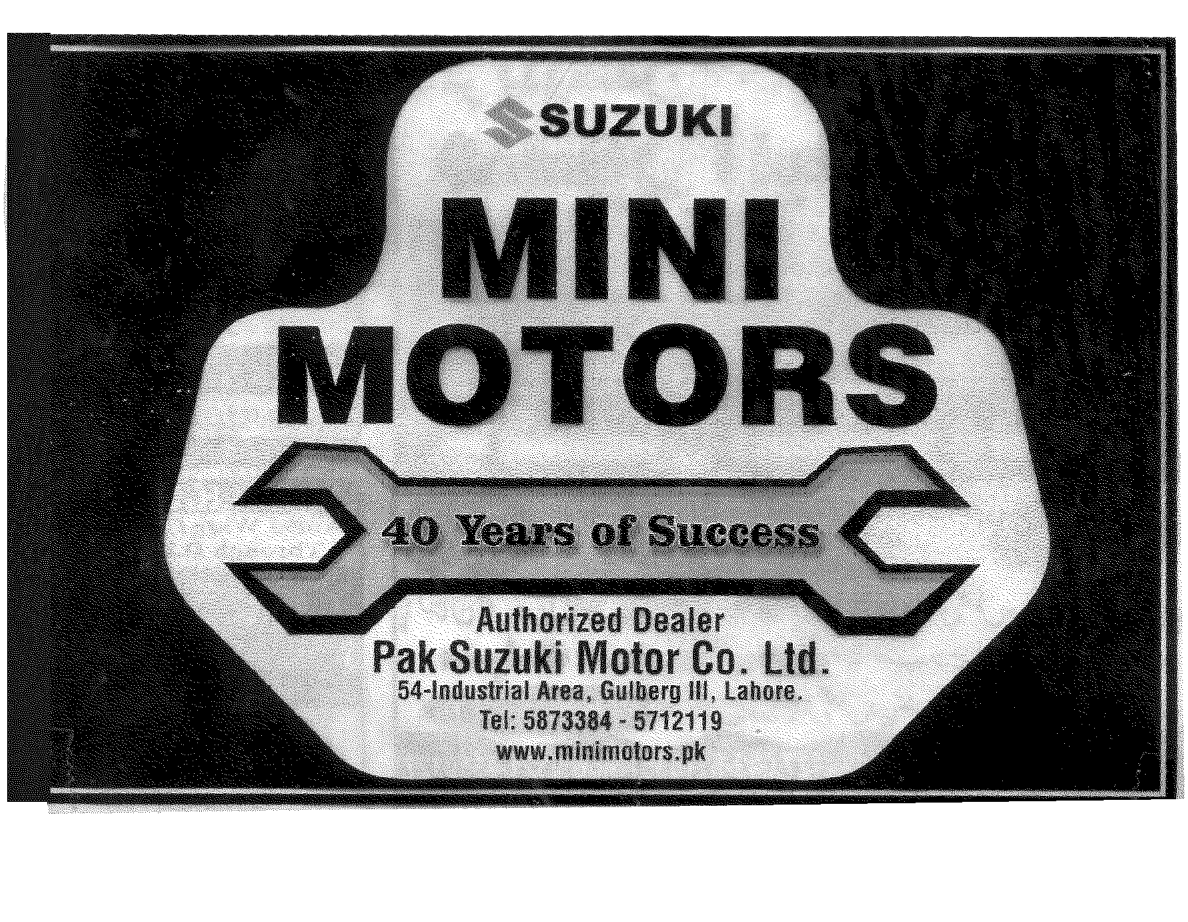

نگینہ برتن سٹور

المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز

طالب دعا: چوہدری مبارک احمد

چوک جتوتھاں ۔ چنیوٹ فون: 0466-332879

زدجام عشق (اصل) | اکسیر بواسیر | تریاق فشار | سفوف خاص (مردوں کیلئے) | فضل خاص (اولاد نرینہ کیلئے)

اٹھرا خاص

بفضل خدا تمام ادویہ 100 فیصد معیاری اور تسلی بخش تیار کی جاتی ہیں بیرون ملک افراد کیلئے خاص سہولت

گولبازار ربوہ حکیم محمد احمد طیب رجسٹرڈ درجہ اول

047-6216075
0333-6707226

فضل ربی دواخانہ

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ

جرمن زبان سیکھیے

اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔

100% نتائج کی ضمانت

برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ

03336715543, 03007702423, 0476213372

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک

ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران

اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لاعلاج امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں

D-424 فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز

0322-4223537 ☎ 042-5221477

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

عمر اسٹیٹ

فون 0425301549-50-042-8490083

موبائل 042-5418406-7448406-0300-9488447

ای میل umerestate@hotmail.com

452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور

طالب دعا: چوہدری اکبر علی

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما صبح 9 بجے تا 1/2 4 بجے شام

وقفہ 1 بجے تا 1/2 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

FIRST FLIGHT EXPRESS

World Wide Courier Service Through D.H.L Facility

احمدی احباب کے لئے خوشخبری

دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزر لینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر

Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

خالص سونے کے زیورات

Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870

طالب دعا: میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد

فینسی جیولرز

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خالص سونے کے ساتھ چاندی میں مکمل ورائٹی

منور جیولرز

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

0321-7709883
047-6211883

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات

اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ

0300-4146148

فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو

بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کریں

دعا گو: مرزا اکرم بیگ

فون: 042-6312538
موبائل: 0333-4364361

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

الحمد پراپرٹی سینٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: محمود احمد ورک

موبائل: 0301-7963055

دفتر: 6215751 رہائش: 047-6214228 ☎

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے

فون دکان: 6212837 رہائش: 6214840

خان نیم پلیٹس

ڈیزائننگ، معیاری سکرین پرنٹنگ، اسٹکرز، شیلڈز

If you are looking for SOMETHING DIFFERENT then please call us

5/14 ڈی ۔ ون، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862

ای میل knp_pk@yahoo.com موبائل: 0321-8406577

ماہر امراض ناک کان گلا ماہر ڈاکٹر کی آمد

ہر بدھ کو شام 3 بجے تا 6 بجے

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

فون: 6213944

ربوہ آئی کلینک

برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414

047-6211707-0301-7972878

انسٹیٹیوٹ آف ڈوئچے شپراخ شُولے جرمن لینگوئج

جرمن زبان سیکھئے

لاہور اور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کے لئے تشریف لائیں۔

Goethe & کراچی کا مکمل سلیبس پڑھایا جاتا ہے

عمران احمد ناصر۔ دارالرحمت وسطی ربوہ

0334-6361138, 0314-3213399

خوشخبری

احباب جماعت کے لئے

4 فٹ ڈش بمعہ ڈیجیٹل ریسیور تمام مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں یہ آفر محدود مدت تک ہے۔ نیز UPS ایک سال کی وارنٹی کے ساتھ بارعایت خرید فرمائیں۔

طالب دعا: شوکت ریاض قریشی

نواز سیٹلائٹ

فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور

0300-9419235-042-7351722

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز، موسم رواں کے لیڈیز جینٹس کپڑوں کی ورائٹی کے ساتھ ساتھ

ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے

ورلڈ فیبرکس

پروپرائٹر: لئیق احمد 0333-6550796 ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زدجام عشق	-/800	شباب آور موتی	-/400
زدجام عشق خاص	-/6000	معجون فلاسفہ	-/60
نواب شاہی	-/8000	حب ہمزاد	-/50
سونے چاندی گولیاں	-/600	تریاق مثانہ	-/200

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ

047-6212434

مفت علاج نئی ریسرچ ہماری

گیرے اور بہتے کان بہرہ پن کے علاج کی قیمت واپس کی گارنٹی کے ساتھ اب بلڈ پریشر کیلئے جو 28 جنوری سے 8 فروری تک رابطہ فرمائیں گے گھر پر مفت دوا پائیں گے یہی لوگ بے ضرر ہومیو دوا کھا کر اپنے دل جگر نظر، اعصاب گردوں کو فیل ہونے سے بچالیں گے پہلی خوراک سے ہی آرام شروع ہو جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

ہومیو ڈاکٹر عبدالغنی سندھو: 03316647001

ہومیو ڈاکٹر بدیع الزمان سندھو ڈسکہ کوٹ

آزمائشی کورس فری

بارعایت محدود مدت کیلئے ہے

بفضل خدا ہمارے ہاں درج ذیل امراض کا مستقل علاج موجود ہے آزمائشی کورس مفت حاصل کریں افاقہ ہو تو مکمل کورس کریں۔ دمہ۔ جوڑوں کا درد، ہائی بلڈ پریشر، قبض، گیس، بواسیر

ہر قسم کے طبی مسائل ہمیں میل کر کے مفت مشورہ حاصل کریں

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)

مظہر ہسپتال احمد نگر ربوہ 35460

فون 047-6211544,0334-6372686

فون کینیڈین کلینک 416-832-7056

ویب سائٹ www.drmazhar.com

ای میل drmazharca@yahoo.com

!!Study Abroad!!

We provide Services to get admissions in U.K, USA, Canada, Ireland, Australia, New Zealand, Sweden & Finland.

MBBS/Engineering

China, Kyrgyzstan & Ukraine (Ahmadi (Male / Female Students already studying)

IELTS [7.0+ Bands; Guaranteed]

Join our IELTS classes by UK Qualified Teachers with Hostel facility

Students from other Cities / Countries can also contact us.

Education Concern

Mr. Farrukh Luqman 0302-84 11 770
67-C, Faisal Town Lahore. Pakistan.
+92-42-517 7124/ 5162310
farrukh@educationconcern.com
www. educationconcern.com

FD-10

منفرد پیشکش — احمدی احباب کیلئے خاص رعایت

+92-42-5118381
8462244
0333-4216664

طالب دعا: منور احمد جاوید

فائر پلیس

منور اینڈ سنز

بھاری گیج کے گیزر دس سالہ گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں

نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

ایل جی، ڈاولینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل اور رینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیاء

ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد جلجہ چوک لاہور پاکستان

پاکستان الیکٹرونکس

بجلی کا توڑ — جنریٹر ہی جنریٹر

پٹرول اور ڈیزل جنریٹر 1KVA تا 200KVA تک حاضر سٹاک میں موجود ہیں

ایک سال کی مکمل وارنٹی کے ساتھ

مکمل ڈش معہ کوریا ریسیور دستیاب ہے

پاکستان میں ہر جگہ بھجوانے کا مناسب انتظام ہے UPS کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

سپلٹ: اے سی کی مکمل ورائٹی مناسب ریٹ پر دستیاب ہے

اس کے علاوہ گیس اور الیکٹرونکس اپلائنسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ بجلی پلیس PEL)

Mob:0321-4550127 042-5124127,042-5118557

c1/26/2 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

برانچ نزد اکبر چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 042-5121835